بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث (القرآن)

بیاد

حضرت الامام سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت الامام محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلحدیث کا داعی

جلد: 46 | ۱۳ تا ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ 3 تا 9 اپریل 2015ء | شمارہ: 13

کراچی میں امن کی بحالی پر سیاسی و عسکری قیادت کا اتفاق خوش آئند ہے۔

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق؟!

علماء کرام

مقام و مرتبہ اور ان کی ذمہ داریاں

اپریل فول

تاریخ و شریعت کے آئینہ میں!

قرآن و سنت حدیث کی روشنی میں

- عقدِ نکاح کا خود بخود ختم ہونا.....؟!
- خاوند کی اطاعت اور اس کی حدود.....؟!
- بیوی کے معاملات میں غیر شوہر کی مداخلت.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

مصائب زندگی کی وجوہات

﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۚ﴿۱۵۶﴾﴾ (البقرۃ)

''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے' دشمن کے ڈر سے' بھوک پیاس سے' مال و جان اور پھلوں کی کمی سے (جبکہ آپ ان حالات میں) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ہی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

زندگی حالات کے بدلنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو آزمائش کے لیے اور کہیں اس کی تربیت اور امتحان کے لیے نعمتوں کے ساتھ ساتھ مصائب و آلام سے بھی دو چار کرتے ہیں۔ انسان کو اپنی زندگی میں جن مصائب و مشاکل سے دو چار ہونا پڑتا ہے اس کی تین وجوہات قرآن نے بیان فرمائی ہیں:

1. **امتحان کی غرض سے:** آیت مذکورہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان والے جو صدق دل سے اور خلوص نیت سے اللہ کے ہو جاتے ہیں ان کے لیے مشاکل و تکالیف ذریعہ آزمائش ہیں اور پھر ان سخت حالات میں انسان کا صابر بن کر اللہ کے آگے جھکے رہنا ان پر رحمتوں کے نزول کا باعث بن جاتا ہے۔ اور یہ ان کے لیے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی ایک شکل ہے۔
2. جبکہ دوسری وجہ **اللہ کے نظام کا نفاذ** ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرمالیا ہوا ہے اس کا اصدار ہو کر رہنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی مخلوق کے حق میں بہتری کا ہی فیصلہ فرماتے ہیں:

﴿مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (التغابن)

''کوئی مصیبت اللہ کی اجازت (مشیت) کے بغیر نہیں پہنچ سکتی۔ جو اللہ پر ایمان لائے (استقامت دکھائے) اللہ تعالیٰ پھر اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

3. **اعمال بد کا نتیجہ:** جو انسان ان حالات میں واویلا کرنا شروع کر دے تو گویا وہ ایمان میں کمزور اور اللہ کے دین پر استقامت سے عاری ہوتا ہے۔ ایسے شخص پر اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ اس پر یہ آفت اللہ کی طرف سے آزمائش نہیں بلکہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے:

﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝﴾ (الشوریٰ)

''اور جو مصیبت بھی تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے (گناہوں کی وجہ سے) پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت سارے گناہوں سے تو درگذر ہی فرما لیتے ہیں۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

تین عمدہ کام

[عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.] (جامع ترمذي)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو تم جہاں بھی اور برائی کے فوراً بعد نیکی کر لو وہ اس برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

اس حدیث میں تین اہم امور بیان ہوئے ہیں' ان میں سے ایک

1. **اللہ کا خوف ہے۔** جسے تقویٰ کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اس کے فوائد بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ جس نے تقویٰ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسے مشکل سے نکال دے گا اور اسے ایسے مقام سے روزی دے گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس انداز میں تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم فرمائی کہ ہر جگہ ہر حالت میں اور ہر وقت اللہ کا خوف دل میں رکھو اور محسوس کرو کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے لوگوں کے دیکھنے کا خوف نہ ہو بلکہ اللہ کے دیکھنے کا خوف ہونا چاہیے جو تقویٰ کا روپ دھار کر جبہ و دستار کے ذریعے دنیا کا مال کماتے ہیں وہ دکھلاوا کرنے والے ہیں ان کے لئے آخرت میں رسوائی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ تقویٰ کا تعلق دل کے ساتھ ہے اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے ایسے انسان ہیں جو بازار میں کاروبار کرتے ہیں اور ان کا دل اللہ کے ساتھ لگا ہوتا ہے جونہی اذان کی آواز سنی، اپنا کام چھوڑ کر مسجد میں جا پہنچتے ہیں اور کتنے ہی مسجد میں جانے والے ایسے لوگ ہیں کہ مسجد میں جا کر بھی ان کا دل اللہ سے دور رہتا ہے۔
2. دوسرا کام **برائی کے ارتکاب کے بعد فوراً کوئی نیکی کرنا** ہے اس میں رسول اکرم ﷺ نے انسان کی توجہ اس طرف دلائی کہ انسان معصوم نہیں ہے اس سے کسی نہ کسی غلطی کے ہونے کا امکان ہے۔ غلطی کے بعد اسے احساس ہو جائے تو وہ کس طرح اپنے گناہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ذکر اذکار، صدقہ و خیرات وغیرہ کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے مگر کوئی شخص عادی نہ ہو بلکہ اگر بتقاضۂ بشریت کوئی گناہ ہو جائے تو نیکی کے ذریعے اسے ختم کیا جا سکتا ہے۔
3. تیسرا کام **لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے** ان کے لئے خیر خواہی ہو اور انہیں تکلیف نہ دی جائے معلوم ہوا تقویٰ صرف نماز اور روزے میں ہی نہیں بلکہ عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات میں بھی اللہ کا خوف ہونا چاہیے۔

Monthly MUHADDIS Lahore
Model Town, Lahore-54700
Phone 5830171
31-3-15

نظامِ صلوٰۃ کا قیام!

4 مارچ 2015ء کے روز وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف کی صدارت میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں اسلام آباد کے پچیس علماء کرام جو مختلف مسالک سے تعلق رکھتے تھے شریک ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ اسلام آباد کی تمام مساجد اور مدارس میں ایک ہی وقت میں اذان اور نماز ادا کی جائے۔ وزیر مذہبی امور نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے اور علماء کرام کے تعاون سے اسلام آباد میں نظام صلوٰۃ قائم کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں علماء کرام کی کمیٹی تشکیل دی گئی جو ایک ہفتے کے اندر اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ یہ کمیٹی تاجروں' کاروباری حضرات اور سول سوسائٹی کے تعاون سے اذان اور نماز کے اوقات میں کاروباری مراکز کو بند رکھا جائے گا۔ خوشی کی بات ہے کہ اجلاس میں شریک علماء کرام نے وفاقی حکومت کی اس کاوش کو سراہا اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ وزیر مملکت مذہبی امور نے کہا کہ اسلامی جمہوری ملک ہونے کی حیثیت سے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ نماز کے قیام میں مناسب ماحول فراہم کیا جائے۔ وفاق المدارس کے ذمہ داران نے اس فیصلہ کو خوش آئند قرار دیا اور حکومت سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ اقدام بڑا خوش آئند اور اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے پورے ملک اور سرکاری دفاتر میں بھی رائج کیا جائے۔ ابھی تک علماء کرام کی سفارشات بھی سامنے نہیں آئیں اور نہ ہی وزیر مذہبی امور نے دوسرا اجلاس طلب کیا ہے۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کسی تساہل سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس اقدام سے فرقہ واریت میں کمی آئے گی اور مذہبی ہم آہنگی پیدا ہوگی۔ ضرورت یہ بھی ہے کہ اسے کامیاب بنانے کے لیے ماہانہ اجلاس منعقد کیے جائیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ (الحج: ۴۱) ..... ''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخش دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں' زکوٰۃ دیں' اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔'' ..... اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں صاحب احسن البیان نے لکھا ہے کہ اس میں اسلامی حکومت کے اہداف اور اغراض ومقاصد بیان کیے گئے ہیں جنہیں خلافت راشدہ اور قرن اول کی دیگر اسلامی حکومتوں میں بروئے کار لایا گیا اور انہوں نے اپنی ترجیحات میں ان کو سرفہرست رکھا تو ان کی بدولت ان حکومتوں میں امن وسکون بھی رہا' رفاہیت وخوش حالی بھی رہی اور مسلمان سربلند اور سرفراز بھی رہے۔ آج بھی سعودی عرب کی حکومت میں ان کا جس قدر اہتمام ہے تو اس کی برکت سے وہ اب بھی امن وخوشحالی کے اعتبار سے دنیا کی بہترین اور مثالی مملکت ہے۔ آج کل اسلامی ملکوں میں فلاحی مملکت کے قیام کا بڑا غلغلہ اور شور ہے اور ہر آنے جانے والا حکمران اس کے دعوے کرتا ہے لیکن ہر اسلامی ملک میں بدامنی' فساد' قتل وغارت' ادبار وپستی اور زبوں حالی روز افزوں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سب اللہ کے بتلائے ہوئے راستے کو اختیار کرنے کی بجائے لادینی نظام کے ذریعے سے فلاح وکامرانی حاصل کرنا چاہتے ہیں جو آسمان میں تھگلی لگانے اور ہوا کو مٹھی میں لینے کے مترادف ہے۔ جب تک مسلمان مملکتیں قرآن کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق اقامت صلوٰۃ وزکوٰۃ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام نہیں کریں گی' وہ اپنی ترجیحات میں ان کو سرفہرست نہیں رکھیں گی وہ فلاحی مملکت کے قیام میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکیں گی۔

آج وطن عزیز بے شمار مسائل ومشکلات کی زد میں ہے۔ دہشت گردی' قتل وغارت' اغواء' ڈکیتی' بے روزگاری' مہنگائی اور لوڈ شیڈنگ ایسے مسائل نے عوام کو بہت سی مشکلات سے دو چار کر رکھا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور نظریۂ زندگی ہے۔ یہ انفرادی کامیابی کا ضامن اور اجتماعی کامرانیوں کا کفیل ہے۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے رائج اور آزمایا جائے پھر ان شاء اللہ ملک

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
علماء کا مقام اور ذمہ داریاں..... (خطبۂ حرم)	6
اپریل فول ..... تاریخی وشرعی حیثیت	9
سیدنا سعید بن زیدؓ	10
اہل حدیث اور مملکت سعودی عرب	12
علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ	15
گرجا گھروں پر حملے.....	16
تحریک پاکستان اور علمائے اہلحدیث	18
اخبار الجماعۃ	20

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... -/500 روپے
ششماہی ..... -/300 روپے
بذریعہ وی پی ..... -/535 روپے
بیرونی ممالک سے ..... -/5500 روپے
فی پرچہ ..... -/15 روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ملت اپنی عظمت رفتہ سے ہمکنار ہوگی۔ وہ مذہب جو افراد کو حصول علم' انفاق فی سبیل اللہ' عبادت' خدمت خلق' نظم' توحید وسنت پر عمل' حلم وعفو کا درس دیتا ہو اور تمام برائیوں سے روکتا ہو اور وہ نظام جو عدل وانصاف' اشاعت علم' حصول قوت وفولاد' غریب پروری' لوگوں کی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت' امن وامان' روزگار کے حصول اور فلاح انسانیت کی ہدایت کرتا ہو وہ ناکام نہیں ہوسکتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ اگر ہم اپنا نظام حکومت آسمانی ہدایات پر قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر یہ خطہ جنت ارضی بن جائے گا جس طرح موسم بہار میں ہر سو پھول ہی پھول نظر آتے ہیں' اسی طرح جہاں اسلامی اقدار کی فرمانروائی ہو جاتی ہے وہاں کی دنیا ہی بدل جاتی ہے۔

کراچی میں امن کی بحالی پر سیاسی وعسکری قیادت کا اتفاق خوش آئند ہے

ماضی کی سیاسی مصلحتوں نے کراچی کا امن تباہ کیا' رینجرز پر حملے کراچی آپریشن کا رد عمل ہے۔
دہشت گردوں سے حکومتی گورننس اور ریاستی اتھارٹی تسلیم کرانا حکومت اور عسکری قیادتوں کے لیے بہت بڑا چیلنج ہے۔
ایم کیو ایم کی قیادت کی دھمکیاں جمہوریت وپارلیمنٹ کی توہین ہے۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ کراچی میں امن کی بحالی پر سیاسی وعسکری قیادت کا ایک صفحہ پر ہونا خوش آئند ہے۔ مرکزی دفتر راوی روڈ میں علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ماضی میں سیاسی مصلحتوں نے کراچی کا امن تباہ کیا۔ رینجرز پر حملے کراچی آپریشن کا ردعمل ہے۔ ایم کیو ایم کی قیادت کی دھمکیاں جمہوریت اور پارلیمنٹ کی توہین ہے۔ دہشت گردوں سے حکومتی گورننس اور ریاستی اتھارٹی تسلیم کرانا حکومت اور عسکری قیادتوں کیلئے بہت بڑا چیلنج ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے قومی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ ٹارگٹ کلرز' بھتہ خور اور دوسرے جرائم پیشہ عناصر جس بھی جماعت کی چھتری کے نیچے محفوظ ہیں' انہیں وہاں سے نکال باہر کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں وزیراعظم نواز شریف کی بے لاگ پالیسی حوصلہ افزا ہے اس پالیسی سے ہی ملک میں قانون وانصاف کی عملداری کی دھاک بٹھائی جاسکتی ہے اور دوسرے جرائم پیشہ عناصر کو بھی اسی طرح عبرت حاصل ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی سزایافتہ مجرم کو اس بنیاد پر معاف کرنے کی گنجائش نہ نکالی جائے کہ وہ اپنے گھناؤنے جرائم کے پیچھے کارفرما ہاتھوں کو بے نقاب کررہا ہے۔ ایسے مجرمان کے بیانات کی بنیاد پر آئندہ کیلئے جرائم کی بیخ کنی میں ضرور مدد حاصل کی جائے۔ اگر اب بھی ماضی جیسی مصلحتوں سے کام لے کر کسی کیلئے نرمی کی گنجائش نکالی گئی تو بلاامتیاز آپریشن کا تصور بھی بے معنی ہو جائیگا اور امن کی بحالی کا خواب بھی کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

بقیہ اسماء گرامی شرکاء انتخابی اجلاس مجلس شوریٰ

جناب مولانا عبدالرؤف
جناب مولانا محمد اکرم شاکر
جناب حاجی ذوالفقار عرف حاجی بادشاہ
جناب مولانا سجاد الرحمٰن
جناب حافظ فیصل بلال
جناب ماسٹر محمد طلحہ
جناب شیخ محمد عزیر
جناب مولانا محمد یعقوب
جناب حافظ محمد یعقوب
جناب قاری محمد تنویر قمر
جناب قاری شفیق الرحمٰن علوی
جناب مولانا امتیاز الحسن فرقان
جناب عطاء الرحمٰن
جناب خواجہ محمد ارشد بٹ
جناب قاری خلیل الرحمٰن

جناب چوہدری محمد ارشد
جناب مولانا حافظ محمد صدیق
جناب مولانا عبداللہ
جناب محمد صفدر
جناب حافظ عبیدالرحمٰن اعظم
جناب سید عبدالستار شاہ کلیم
جناب مولانا سید مصطفیٰ جعفر شاہ
جناب حافظ آصف ندیم
جناب مولانا محمد اشفاق سلفی
جناب ملک اعجاز اسلام
جناب ڈاکٹر محمد ریاض
جناب ڈاکٹر عبدالواحد
جناب مولانا عبدالحمید رحمانی
جناب حکیم رضاء اللہ

جناب احسان الحق ظہیر
جناب قاری نذیر احمد
جناب مولانا ابراہیم ظہیر
جناب قاری عبدالمجید ثاقب
جناب قاری خلیل اللہ فاروقی
جناب قاری بلال عزیزی
جناب محمد طاہر شیخ
جناب مولانا حمید اللہ
جناب حکیم محمد عبداللہ
جناب قاری محمد ابراہیم کاظم
جناب قاری بلال احمد
جناب قاری محمد اکرم سالک
جناب حافظ محمد نعمان حمید
جناب میاں محمد راشد
جناب مدثر عزیز

جناب محمد شفیق شاہد
جناب مرزا محمد سلیم
جناب قاری نوشیر علی
جناب ماسٹر علی اصغر
جناب قاری محمد یعقوب
جناب حافظ عبدالغفار گجر
جناب مولانا محمد رفیق شاہد
جناب عبدالباری ذوق
جناب مولانا محمد صدیق سلیم
جناب قاری اختر علی ارشد
جناب قاری صدیق الحسن
جناب جناب محمد یوسف عابد
جناب حافظ محمد فاروق محمدی
جناب حافظ محمد خاں
جناب حافظ محمد یوسف

جناب رانا محمد اسلم
جناب خواجہ خالد جاوید
جناب شیخ سعید اختر کوہلی
جناب حاجی عبدالرزاق مرزا
جناب قاری حبیب اللہ
جناب حبیب اللہ خان
جناب مولانا آفتاب خاں
جناب ڈاکٹر محمد شفیق سلفی
جناب سعید احمد انصاری
جناب مولانا بہادر علی سیف
جناب حاجی محمد سعید
جناب پروفیسر محمد علی حلیم
جناب مولانا عبدالرحمٰن گل

جناب چوہدری عبدالخالق
جناب میاں طاہر محمود
جناب شیخ سہیل اسلم کپور
جناب مولانا محمد دلدار عاجز
جناب حاجی سمیع اللہ ڈھڈی
جناب مولانا شفیع اللہ کرمشانی
جناب مولانا ذکاء اللہ خالد
جناب قاری محمد ارشد
جناب چوہدری خظلہ طور
جناب حبیب اللہ عطار
جناب مولانا محمد رفیق شورکوٹی
جناب مولانا قاسم خاں
جناب مولانا محمد زکریا طیب

ودیگر احباب شریک ہوئے۔

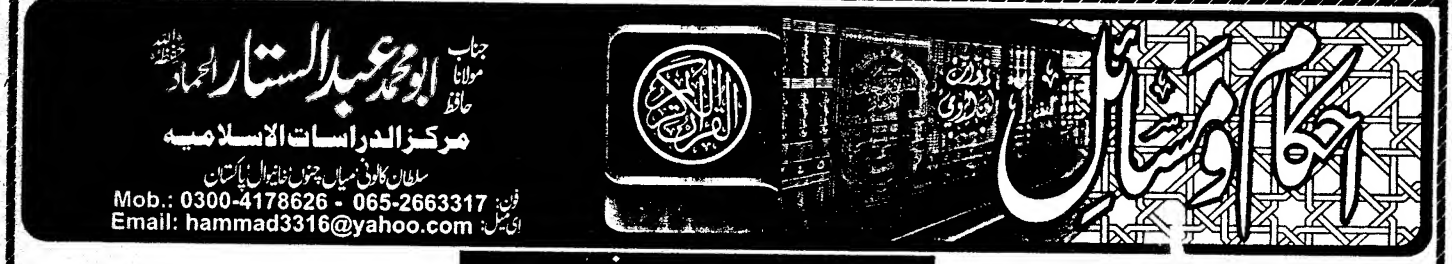

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں نائیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

عقد نکاح کا خود بخود ختم ہونا

سوال میں ساؤتھ افریقہ میں ملازمت کرتا ہوں' چند دن کی چھٹی پر اپنے ملک پاکستان آیا' یہاں آ کر میں نے شادی کی' لیکن ناگزیر اسباب کی بنا پر رخصتی نہ ہو سکی' اب میں واپس جائے ملازمت پر آ چکا ہوں' مجھے بیوی کا ویزہ نہیں مل رہا' تقریباً نکاح پر ایک سال گزر چکا ہے۔ مجھے کچھ دوستوں نے کہا ہے کہ تمہارا نکاح ختم ہو چکا ہے کیونکہ نکاح کے بعد اس کی تکمیل ضروری تھی' اب میں پریشان ہوں۔ اس سلسلہ میں میری راہنمائی کریں۔

جواب نکاح انسانی زندگی میں ایک اہم موڑ کی حیثیت رکھتا ہے بشرطیکہ شرعی آداب و شرائط اور اس کی حدود کو پیش نظر رکھ کر کیا جائے۔ نکاح کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے' نئے نئے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں شریعت سے رہنمائی لی جائے بصورت دیگر پریشانی انسان کا مقدر بن جاتی ہے۔ واضح رہے کہ نکاح کے صحیح ہونے کے لیے درج ذیل آداب کا ہونا ضروری ہے:

- عورت کے سرپرست کی برضا و رغبت اس نکاح پر آمادگی۔
- بلا جبر و اکراہ عورت کی رضا مندی۔ زبردستی نکاح نہیں ہوتا۔
- ایجاب و قبول' ایجاب عورت کے سرپرست کی طرف سے پیشکش کا نام ہے اور خاوند کا اس پیشکش کو منظور کرنا قبول کہلاتا ہے' ایجاب و قبول نکاح کے لیے رکن اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- یہ ایجاب و قبول کم از کم دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ہو۔

ان آداب سے عقد نکاح مکمل ہو جاتا ہے' اس سے عورت بیوی اور مرد اس کا خاوند بن جاتا ہے۔ اس کے بعد دونوں کے کچھ حقوق و فرائض ہیں جن کی پاسداری ضروری ہوتی ہے' پھر اس نکاح کے ختم ہونے کے کچھ اسباب ہیں مثلاً:

- خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور عورت کی عدت ختم ہو جائے۔
- بیوی' اپنے خاوند سے خلع حاصل کر لے' فیصلۂ خلع سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔
- دونوں میں سے کوئی دین اسلام سے برگشتہ ہو جائے۔

صورت مسئولہ میں عقد نکاح صحیح ہے اور اس عقد سے دونوں میاں بیوی بن چکے ہیں۔ اگرچہ بعض ناگزیر اسباب کی بنا پر رخصتی نہیں ہوئی' تاہم اس سے عقد نکاح پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا اور وہ اپنے اصل پر باقی ہے۔ سائل کے دوستوں نے جو کہا ہے کہ اب نکاح ختم ہو چکا ہے کیونکہ نکاح کے بعد اس کی تکمیل نہیں ہوئی' یہ بات غلط اور بے بنیاد ہے۔ البتہ جہلاء یہ کہتے ہیں کہ نکاح کے بعد اگر چھ ماہ کے اندر اندر ملاپ نہ ہو تو نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ کی شریعت میں اس قسم کی شرط کا کوئی ذکر نہیں۔ اس مناسبت سے ہم یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ علم کے بغیر فتویٰ دینا گمراہی ہے جس کی ہمیں اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔

نکاح کے وقت حقیقی نکاح کی نیت نہیں

سوال میں نے ایک لڑکی سے اس کے والدین کی اجازت اور دو گواہوں کی موجودگی میں نکاح کیا' لیکن میری نیت شادی کی نہیں تھی' ہم اس کاغذی کاروائی کے ذریعے بیرون ملک جانا چاہتے تھے تاکہ وہاں جا کر وہ اور میں اپنی پسند کی شادی کر لیں' چنانچہ ہم نے بیرون ملک جا کر اپنی اپنی پسند کی شادیاں طے شدہ پروگرام کے مطابق کر لیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح تھا؟

جواب اسلام میں آبادکاری کی نیت کے علاوہ کسی اور مقصد کے پیش نظر نکاح کرنا درست نہیں۔ آبادکاری میں بھی یہ نیت ہو کہ ہم نے ہمیشہ کے لیے اکٹھے رہنا ہے' کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے عارضی طور پر آبادکاری کی نیت کرنا بھی صحیح نہیں' دین اسلام میں جب مکمل شروط کے ساتھ ایجاب و قبول ہو جائے تو نکاح واجب ہو جاتا ہے خواہ عقد نکاح کرنے والے طرفین یا ان میں سے کوئی ایک یہ نکاح بطور کھیل و مذاق ہی کر رہا ہو' تمام سنجیدہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح اور طلاقوں کے مسائل بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: ''تم اللہ کے احکام و مسائل کو ہنسی اور کھیل کا ذریعہ نہ بناؤ۔'' (البقرہ:۲۳۱)

اس آیت کی بناء پر اللہ کے احکام کو استہزاء و مذاق کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تین باتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کو حقیقت اور سنجیدگی میں کہے تو حقیقت ہیں اور اگر ہنسی اور مذاق میں کہے تو بھی حقیقت ہیں۔ نکاح' طلاق اور طلاق سے رجوع۔'' (ابوداود' الطلاق:۲۱۹۴)

اس قرآنی آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک شرعی ذمہ داری قبول کرتے وقت یا اس سے دست بردار ہوتے وقت انسان کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر اس کے نتائج پر غور کر لینا چاہیے تاکہ بعد میں ندامت و پریشانی نہ ہو۔ صورت مسئولہ میں جب نکاح کی شرائط موجود ہیں تو یہ عقد نکاح صحیح ہے۔ اس میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ نیت نکاح کی نہیں تھی۔ ہمارے نزدیک نکاح کے وقت اس طرح کی نیت کرنا اپنی ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرنے کا ایک چور دروازہ ہے اور اللہ کی آیات اور اس کے احکام کے ساتھ ایک مذاق کی صورت ہے جو

ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ بہرحال سوال میں ذکر کردہ ''کاغذی کاروائی'' سے فریقین نکاح کے بندھن میں آچکے ہیں' اگرچہ ان کی نیت بیرون ملک جا کر اپنی اپنی شادیاں کرنا تھا' اگر یہی بات تھی تو والدین کو پہلے سے اپنے ارادے سے آگاہ کر دیا جاتا تا کہ وہ اس کے لیے کوئی اور راستے نکالتے' عقد نکاح کو اس کے لیے استعمال کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ڈراموں اور فلموں میں فرضی طور پر میاں بیوی کا کردار ادا کرنا بھی صحیح نہیں کیونکہ اندیشہ ہے کہ اللہ کے ہاں ایسا کرنے سے وہ میاں بیوی ہی متصور ہوں جبکہ وہ ایسا نہیں سمجھتے اور نہ ہی اس کے مطابق باہم معاملہ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم!

خاوند کی اطاعت اور اس کی حدود

سوال میری شادی کو ابھی چھ ماہ ہوئے ہیں' میں جب قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہوں تو میرا خاوند کہتا ہے کہ میرے ساتھ بیٹھ کر T.V دیکھو' انکار کرنے پر مجھے طلاق کی دھمکی دیتا ہے' ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے تا کہ اللہ کے ہاں مجھے بازپرس نہ ہو۔

جواب اللہ تعالیٰ نے گھر میں خاوند کو بیوی کا حاکم بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مرد عورتوں پر حاکم ہیں' اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ مرد حضرات اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔'' (النساء:۳۴)

اس آیت کی روشنی میں بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے اور اس اطاعت کے لازم ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دو سبب بیان کیے ہیں:

- مردوں میں عائلی ذمہ داری نبھانے کی زیادہ قوت وقدرت ہے۔
- مرد' عورت کے تمام اخراجات برداشت کرنے کا مکلّف ہے۔

لیکن اس اطاعت میں دو چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا:

- عورت کو خاوند کی اطاعت کرنے میں اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب ملے گا۔
- خاوند کی اطاعت کسی حرام یا نافرمانی کے کام میں نہیں ہوگی' کیونکہ اللہ کی معصیت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔'' (مسند امام احمد: ج۵' ص۶۶)

اس بناء پر اگر خاوند اپنی بیوی کو کسی حرام کام کرنے کا کہتا ہے اور اس کے نہ کرنے پر طلاق کی دھمکی دیتا ہے تو اس صورت میں زیادتی اور ظلم ہے جو خاوند کے لیے جائز نہیں۔ اسے اچھے انداز سے سمجھایا جاسکتا ہے اور دلائل کے ساتھ حرام کام کے متعلق اسے خوف دلایا جاسکتا ہے لیکن افسوس کہ جب ہم نے خاوند سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو اس نے وضاحت کی کہ میں اسے یہ کہتا ہوں کہ ''پیغام T.V ہمارا چینل ہے' اس میں تجوید کے ساتھ قرآن سیکھنے کے پروگرام آتے ہیں' آپ اکیلی قرآن پڑھنے کی بجائے میرے ساتھ بیٹھ کر قرآن پڑھنے کے پروگرام دیکھیں۔''

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ بیوی کا محض پروپیگنڈا ہے' اسے چاہیے کہ خاوند کی بات کو مانے اور اس کے ساتھ بیٹھ کر پیغام T.V دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ فحش مناظر نہ دیکھے جائیں جو پیغام T.V پر آتے ہی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم!

بیوی کے معاملات میں غیر شوہر کی مداخلت

سوال شریعت میں خاوند کے چھوٹے بڑے بھائیوں کے کیا حقوق ہیں' جن کا پورا کرنا مجھ پر لازم ہے۔ کیا وہ میرے کمرے میں اجازت کے بغیر آجاسکتے ہیں؟ نیز انہیں اس بات کی اجازت ہے کہ میری ازدواجی زندگی میں دخل اندازی کریں' اس سلسلہ میں میں بہت پریشان ہوں' میری رہنمائی کریں۔

جواب اللہ تعالیٰ نے شادی کے بعد بیوی پر خاوند کا حق اور اس کی اطاعت واجب کی ہے اور بیوی پر خاوند کی نافرمانی حرام ہے' خاوند کے چھوٹے بہن بھائیوں کا حق یہ ہے کہ ان پر دست شفقت رکھیں' ان کی ضروریات کا خیال رکھیں' البتہ بڑے بھائیوں سے شرعی پردہ کریں' ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بڑے بھائی کی بیوی سے بدسلوکی کریں اور اس کے کمرے میں بلا اجازت گھس آئیں یا اس کی ازدواجی زندگی میں مداخلت کریں۔ بلکہ ان کے لیے ضروری ہے کہ محرم کی موجودگی کے بغیر کمرے میں نہ آئیں تا کہ غیر محرم کے ساتھ خلوت نہ ہوسکے کیونکہ اس قسم کی خلوت حرام اور ناجائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم عورتوں کے پاس جانے سے احتراز کرو' ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔'' (بخاری' النکاح:۵۲۳۲)

''دیور تو موت ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں سے زیادہ اس کا فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے کہ عورت کے پاس جانا اور اس سے خلوت کرنا اس کے لیے دوسروں کی نسبت آسان اور ممکن ہے اور اس کے گھر میں ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی انکار بھی نہیں کرتا۔ لیکن اگر اجنبی ہو تو اس کے لیے یہ ممکن نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ حدیث میں ''حمو'' کا لفظ آیا ہے اس سے مراد خاوند کے آباواجداد اور اولاد واحفاد کے علاوہ دوسرے رشتہ دار ہیں۔ مثلاً بھائی' بھتیجے' چچا اور چچا کے بیٹے وغیرہ ان سب کے لیے جائز نہیں کہ وہ ازدواجی معاملات میں مداخلت کریں یا آپ اور آپ کے خاوند کے مخصوص معاملات میں دخل اندازی کریں۔ ہاں اگر یہ حضرات کسی شرعی کام کا کہیں یا غیر شرعی کام سے بچنے کا کہیں تو ان کی بات کو ماننا ضروری ہے خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہو یا کوئی دوسرا۔

بہرحال بیوی پر خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری ہے اور خاوند کے وہ رشتہ دار جو اس کی بیوی کے لیے غیر محرم کی حیثیت رکھتے ہیں ان سے پردہ کرنا بھی ضروری ہے بشرطیکہ وہ حد بلوغ کو پہنچ جائیں۔ اور ایسے غیر محرم رشتے داروں کو چاہیے کہ وہ گھر میں آئیں تو اجازت لے کر آئیں' اگر کوئی چیز لینا ہو تو پردے کی اوٹ سے لیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں جن پر عمل کرنا ہم سب کا فرض ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین!)

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ

علماء کا مقام اور ذمہ داریاں

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

اے بندگانِ الٰہی! میں تمہیں اور خود کو ایمانی مہک سے لبریز نصیحت کرتا ہوں کہ یکتا اور مالک جزا وسزا ذات سے ڈرتے رہو۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کی مشکل کو آسان بنا دیتا ہے اور بیش بہا اجر سے نوازتا ہے۔

اے اہل اسلام! مقرر ومؤکد اور محکم باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ خالق کی نعمتیں اپنے بندوں پر بے پایاں ہیں اور مسلسل، متواتر اور پیہم برس رہی ہیں۔

بندوں پر اللہ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سنائے، ان کا تزکیہ کرے اور انہیں کتاب وحکمت سکھائے چنانچہ اس نے منصب رسالت کو بہترین انداز سے نبھایا، پیغام پہنچایا، امانت ادا کر دی اور امت کی خیر خواہی کا حق ادا کیا۔

آپ ﷺ کے بعد اہل علم نے میراث رسالت اور منہاج نبوت کا تقاضا نبھاتے ہوئے مشعل ہدایت کو اٹھایا اور تبلیغ وبیان کا منصب نبھایا، چنانچہ یہ امت اسلامیہ میں ہدایت کی کرنیں اور اندھیروں کے چراغ ہیں، دین کے پاسبان، عقیدے کے سپاہی اور اسلام کے خدمت گزار ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (المجادلة: 11)

''اور تم میں سے جن لوگوں کو علم بخشا گیا ہے، اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔''

اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ نے اہل علم کو عزت و تکریم اور بلند و برتر مقام سے نوازا ہے۔ امت میں عالم کی حیثیت دمکتے چاند اور رواں دواں میٹھے چشمے کی سی ہے بالخصوص ائمہ دین اور علماء شریعت کا مرتبہ بہت بالا ہے۔ ان کی تعریف میں جتنے بھی جملے آراستہ کر لیے جائیں، ان کا حق ادا نہیں ہوتا، ہو بھی کیسے جبکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ، اس کے فرشتے اور آسمان والے' علماء کی مدح وتوصیف کرتے ہیں اور زمین والے حتی کہ بلوں میں موجود چیونٹیاں اور مچھلیاں، سب لوگوں کو بھلی بات سکھانے والے کے لیے دعا کرتے ہیں۔'' (ترمذی)

اسی طرح مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''علماء کی مثال ستاروں کی سی ہے جن کے ذریعے سمندر اور خشکی میں راستہ معلوم کیا جاتا ہے۔''

چنانچہ اگر ستارے دھندلا جائیں تو راہگیروں کے بھٹکنے کا پورا خدشہ ہوتا ہے۔

اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ نے اہل علم کو عزت وتکریم اور بلند و برتر مقام سے نوازا ہے۔ امت میں عالم کی حیثیت دمکتے چاند اور رواں دواں میٹھے چشمے کی سی ہے بالخصوص ائمہ دین اور علماء شریعت کا مرتبہ بہت بالا ہے۔

امام ابوبکر آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ایک ایسے راستے کا تصور کیجیے جس میں بہت سے خطرات ہوں اور لوگوں کو اندھیری رات میں وہاں سے گزرنا پڑے لیکن اللہ ان کے لیے اس راہ پر چراغ فروزاں کر دے اور وہ اس راستے سے بخیر و عافیت گزر جائیں، ان کے بعد کچھ دوسرے لوگ آئیں جن کے لیے اسی راستے کو عبور کرنا ضروری ہو، وہ چل پڑیں لیکن اثنائے راہ میں چراغ گل ہو جائیں اور یوں وہ اندھیروں میں بھٹک کر رہ جائیں۔ چنانچہ آپ ان کی بے بسی کا اندازہ کر سکتے ہیں یہی مقام لوگوں میں علماء کا ہے۔''

علماء کے نقوش پر چلنے والوں کے لیے سمندروں کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ یہ ستارے ہیں جن کا مقام آسمان کی بلندی ہے، یہ چاندنی رات میں بھی اپنا مقام رکھتے ہیں۔ جس نے ان کے بغیر راستہ تلاش کرنے کی کوشش کی تو اس نیخود بھی صحرا کی خاک چھانی اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

اے اہل ایمان! امت میں علماء نہایت عظیم ذمہ داری اور بہت وقیع منصب رکھتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ دین کو ٹھیک ٹھیک اسی طرح بیان کریں جیسے سید الانبیاء ﷺ پر اترا تھا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ﴾ (ال عمران)

''ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا، انہیں پوشیدہ نہیں رکھنا ہوگا۔''

اگر علماء اپنا تبلیغ وبیان کا منصب نہ نبھائیں تو لوگ عالم درماندگی میں جہالت کی تاریکیوں اور ضلالت کے اندھیروں میں بھٹکتے پھریں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرما دیا ہے۔

''جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے وہ بات چھپا لی تو قیامت کے روز اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔'' (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

''اگر قرآن میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں حدیثیں بیان نہ کرتا۔ وہ آیت یہ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ﴾

''جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، جبکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، تو یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی اُن پر لعنت بھیجتے ہیں۔'' (البقرہ)

علماء کا کام صرف بیان کر دینے پر ختم نہیں ہو جاتا

بلکہ بدعات ومنکرات، رسوم اور گمراہیوں سے پیکار آزما رہنا بھی انہی کے عظیم المرتبت منصب اور جلیل القدر کردار میں شامل ہے تاکہ اللہ کے حکم سے کھرا اور کھوٹا، حق اور باطل اور صحیح اور غلط علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

چنانچہ علماء کا اعلیٰ ترین ہدف یہ ہے کہ تمام بنیادی مسائل اور نت نئے بدلتے حالات کے متعلق اسلامی نکتۂ نظر نمایاں کرتے ہیں اور اس طرح اللہ کی کتاب کے ذریعے مردوں میں زندگی پیدا کرتے ہیں، اندھوں کو بصارت دیتے ہیں اور بھٹکنے والوں کو راہ پر لاتے ہیں۔

اے امتِ علم و ہدایت! علماء کا منصب وہی ہے جو ترازو میں وزن بتانے والیکانٹے اور دستے کا ہے، یہ میانہ روی اور اعتدال پر گامزن رہنے والے ہیں جو گمراہ نظریات کا مقابلہ کرتے ہیں اور علم کی تیز دھار تلوار کے ساتھ ناروا اور بے بنیاد افکار سے نبرد آزما رہتے ہیں، گویا یہ امت کے لیے ایک مضبوط قلعے اور فولادی ستون کی مانند ہیں، یہ امن و امان کی رسی کی طرح ہیں بالخصوص فتنوں اور تاریکیوں کے اس دور میں کہ جب ہر سو باہمی کشت و خون، آفتوں اور قاتل عصبیتوں کا ایک جال تنا ہوا ہے اور چاروں جانب مصائب و مشکلات اور عناد و سرکشی کے مناظر بپا ہیں اور ولولے بھی یوں ماند پڑ گئے ہیں کہ بلندیوں تک پہنچنا ہی نہیں چاہتے۔

ایسی مذموم کوششیں کرنے والوں کا اصل ہدف نوجوانوں کی اٹھتی ہوئی پود ہے۔ یہ لوگ ان کی تر و تازہ عقلوں میں ذرائع ابلاغ، چینلوں اور مختلف فورموں کے ذریعے فاسد نظریات، ناروا خیالات اور غلط افکار ٹھونستے ہیں، ایسے فاسد اور ٹیڑھے خیالات سے مسلمانوں پر کتنی ہی آزمائشیں اور آفتیں آئی ہیں، جن کی وجہ سے مسلمانوں میں منافرت اور لڑائیوں کی آگ بھڑکی اور تعصبات و نزاعات کے شعلوں کو ہوا ملی۔

ان جھگڑوں کی زد عقائد و مسلمات پر پڑ رہی ہے اور دین وملت کے اہم شعائر مجروح ہو رہے ہیں، علماء کے متعلق زبان درازی کا فتنہ جڑ پکڑ رہا ہے اور جھوٹی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں، جدید ذرائع ابلاغ اور معاشرتی رابطے کی ویب سائٹوں پر بالخصوص یہ تماشا رچا ہوا ہے۔

لیکن علماء امت ایسے مذموم حربوں کا مقابلہ کرتے ہیں، انہیں بے نقاب کرتے ہیں اور قرآن و سنت کے پختہ فہم اور دقیق ادراک کے ساتھ ان کی بھڑکائی ہوئی آگ کو بجھاتے ہیں۔

کتنے ہی لوگ ہیں جو درست بات میں عیب نکالتے ہیں حالانکہ وہ خود غلط فہمی کے مریض ہوتے ہیں لیکن مختلف کان اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان کا اثر قبول کرتے ہیں۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

''علم ایک رہنما ہے اور راست مزاج آدمی ہی اس کی رہنمائی قبول کرتا ہے، علم ہی انبیاء کا ترکہ اور میراث ہے اور علماء ہی انبیاء کے اصل وابستگان اور ورثاء ہیں۔''

اے اہل اسلام! عالمی صحافت اور ٹیکنالوجی کی وسعت اور ہمہ گیری کے اس دور میں علماء کی ذمہ داری ہے کہ اپنی بھرپور کاوشیں بروئے کار لائیں اور دخیل، متشدد اور مریضانہ افکار و نظریات کی تصحیح کریں اور اللہ اور رسول کی تعلیمات کے مطابق راہِ حق اور اس کے ذرائع واضح کریں۔

''علم ایک رہنما ہے اور راست مزاج آدمی ہی اس کی رہنمائی قبول کرتا ہے، علم ہی انبیاء کا ترکہ اور میراث ہے اور علماء ہی انبیاء کے اصل وابستگان اور ورثاء ہیں۔''

اے امت اسلامیہ! ہماری امت عزت و سربلندی اور رفعت کے زینے تبھی طے کر سکتی ہے اور فتنوں، مصیبتوں اور لڑائیوں سے تبھی محفوظ ہو سکتی ہے جب پختہ فکر اور راست رو ارباب دانش، سنجیدہ و متین صاحبان عقل اور ثقہ علماء کی پیروی کرے گی۔

یہ آسمان کی بلندیوں پر دمکتے ستاروں جیسے چراغ ہیں تم ان کے اخلاق اور افکار کا جس اعتبار سے بھی جائزہ لو گے، یہ فائق نظر آئیں گے۔

اور اے بندگان الٰہی! عالم کا عقیدہ اور دین محفوظ رہنا چاہیے۔ اس بات سے اللہ کی پناہ کہ علم میں پختگی رکھنے والے علماء اپنے یدین کے بنیادی اصولوں سے دستبردار ہوں یا لوگوں میں سے کسی کو راضی کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کریں یا اللہ کے حبیب اور رسول ﷺ کی سنت کی مخالفت کے لیے ان کی عقلوں اور افکار کا شکار کیا جائے۔

اگر میں طمع پوری کرنے کے ہر موقع کو سیڑھی بنا لوں تو میں نے علم کا حق ادا نہیں کیا، کیا طمع کا پودا بو کر میں ذلت و خواری اور بدبختی کا پھل اٹھاؤں، ایسا کرنے سے تو جاہل رہنا ہی بہتر ہے۔

علماء شریعت اور علماء امت سے اپیل ہے کہ امت کی میانہ روی، تشخص، وحدت اور اعتدال کو محفوظ رکھنے کی جدوجہد کریں، امت میں بیداری اور سمجھداری پیدا کریں، غلط افکار کی تصحیح کریں، گمراہ کن شبہات اور جھوٹے نعروں کی قلعی کھولیں اور مسلمانوں میں تکفیر و تفسیق اور خون بہانے کی جو روش چل نکلی ہے، اس کا سدباب کریں۔

نوجوانانِ امت کے ساتھ روابط بڑھائیں تاکہ ان میں اعتدال کی روش پیدا کی جائے، انہیں تفریق و تقسیم، گروہ بازی اور جتھے بندی کے نقصانات سے بچایا جائے، ان کے سامنے ایک اچھا نمونہ پیش کیا جائے، انہیں اجتماعی نوعیت کے معاملات اور اعلیٰ اقدار کے لیے متحد کیا جائے اور امت کے وسیع تر مفاد میں ان کے اندر اختلاف رائے کا سلیقہ پیدا کیا جائے۔

امت سے بھی اپیل ہے کہ اپنے علماء کی قدر پہچانو، قرآن وسنت اور سلف صالحین کے طریقے کو مضبوطی سے تھام لو اور غلو پسندوں کی تحریف، جاہلوں کی تاویل اور باطل پرستوں کی کجی سے دور رہو۔

اور ربانی علماء کے طریقے کو مضبوطی سے تھام لو کیونکہ یہ اچھائیوں اور برائیوں کو سب سے زیادہ پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ نیکی اور ہدایت کو کیسے فروغ دیا جا سکتا ہے۔ تفریق واختلاف کے اسباب سے دور رہو اور ان چمکیلے نعروں سے دھوکا نہ کھاؤ جو کچھ تنظیموں اور تحریکوں کی طرف سے بلند کیے جاتے ہیں لیکن ان کے لیے کتاب وسنت سے کوئی شرعی بنیاد نہیں ہوتی۔ اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ جاہلوں، نیم خواندہ لوگوں اور نام نہاد پڑھے لکھوں کے دھوکے میں آ کر تم اپنے ربانی علماء پر اعتماد سے محروم ہو جاؤ۔

صحافیوں اور قلم کاروں سے بھی اپیل ہے کہ علماء کی پشت پناہی کرو، بامقصد اور مفید صحافت کا راستہ اپناؤ، گمراہوں کے دست و بازو بن کر ان کی خبریں اور ان کے نظریات نہ پھیلاؤ بلکہ اعلیٰ اقدار اور اسلامی اخلاق کی جڑیں مضبوط کرو، دینی اور وطنی یکجہتی کو

پروان چڑھاؤ اور صحافت کو اس طرح استعمال میں لاؤ کہ لوگوں کے اندر بے گناہ جان کی حرمت کا شعور بیدار ہو، وہ فتنہ انگیز نعروں، غلط فتووں اور ظلم کی سنگینیوں سے آگاہ ہوں، ان میں احساس بیدار ہو کہ افواہیں پھیلانے والوں کی آواز میں آواز ملانا کس قدر نقصان دہ ہے، اسی طرح شدت پسندی اور دہشت گردی کی تمام تر شکلوں اور صورتوں کو واضح کیا جائے، دہشت گردی کے نقصانات اور دہشت گردوں کی گمراہی کو بے نقاب کیا جائے اور بتایا جائے کہ امت کے حال اور مستقبل پر اس کے کس قدر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے برادرانِ اسلام! فرزندانِ امت کو چاہیے کہ علماء کا حق ادا کریں، ان کا مرتبہ پہچانیں، انہیں بلند مقام دیں اور اس مقصد کے لیے ان کے ساتھ محبت ومودت رکھیں، ان کی عزت کریں اور ان کا احترام بجالائیں۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے ہمارے بڑے کا احترام نہ کیا، چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے عالم کی قدر نہ پہچانی، وہ ہم میں سے نہیں۔''

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سابقہ دور کے علماء اور ان کے بعد ان کے نقش قدم پر چلنے والے اہل علم سب خیر اور اچھائی کی راہ پر چلنے والے ہیں اور اہل فکر ونظر ہیں، ان کا نام ہمیشہ اچھائی سے لیا جائے گا اور جو شخص ان کی تنقیص کرے، وہ راہ راست پر نہیں ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ علماء بھی باہم ایک دوسرے کے قدر شناس تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھیے جو امام احمد رحمہ اللہ کے متعلق جو کہ عمر میں ان سے چھوٹے تھے، فرماتے ہیں:

''میں جب بغداد سے چلتا تو وہاں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر متقی پرہیز گار اور فقیہ دوسرا کوئی نہیں تھا۔''

جبکہ امام احمد رحمہ اللہ امام شافعی کی تعریف میں فرماتے ہیں:

''امام شافعی رحمہ اللہ کی وہی حیثیت تھی جو دنیا کے لیے سورج اور لوگوں کے لیے عافیت کی ہے، کیا ان دونوں چیزوں کا کوئی نعم البدل یا عوض ہوسکتا ہے۔؟!''

اللہ اکبر! اللہ اکبر! ادب کی کتنی عظیم مثال ہے اور محبت واحترام کا کیا عمدہ نمونہ ہے۔

علماء کی تنقیص اور ان پر طعن اندازی ہرگز نہیں کی جانی چاہیے کیونکہ یہ گمراہ لوگوں کی روش ہے۔ ایک عالم پر طعن اندازی صرف اس کی ذات پر طعن اندازی نہیں ہے بلکہ یہ اس شریعت، دین اور علم پر طعن اندازی ہے جس کا وہ حامل ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جب کہ انہیں اللہ کی طرف سے توقیع کا منصب حاصل ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''علماء کی تنقیص کرنے والے آدمی کے پردے اللہ جس طرح چاک کرتا ہے، وہ ایک جانی پہچانی حقیقت ہے، کیونکہ ان پر ناجائز الزام لگانا نہایت سنگین امر ہے اور ان پر تہمت تراشی اور بہتان بازی بہت تباہ کن معاملہ ہے۔ جو شخص ان پر عیب تراشی کے لیے اپنی زبان کھولتا ہے، اللہ اسے موت سے پہلے دل کی موت میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

اہل علم کا حق ہے کہ ان کی جانب رجوع کیا اور ان سے رہنمائی لی جائے بالخصوص ناگہانی حالات اور نئے امور میں اور فتنوں کی نمود کے موقع پر اور ان پر اعتماد کیا جائے۔

اہل علم کا حق ہے کہ ان کی جانب رجوع کیا اور ان سے رہنمائی لی جائے بالخصوص ناگہانی حالات اور نئے امور میں اور فتنوں کی نمود کے موقع پر اور ان پر اعتماد کیا جائے۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فتنہ جب نمودار ہوتا ہے تو اسے ہر عالم پہچان لیتا ہے اور جب اختتام کو پہنچتا ہے تو ہر جاہل پہچان جاتا ہے۔''

چنانچہ علماء ہی معرفت والے ہیں بالخصوص ایسے حالات میں جب معاملات مشتبہ ہوں، حقائق خلط ملط ہو جائیں اور اضطراب وتشویش بڑھ جائے تو ایسے میں تیر کمان اسی کو سونپی جائے گی جو اسے بنانے والا ہو یعنی اہل علم ایسے موقع پر اپنی بات کہیں گے اور لوگ ان کے پیچھے ہوں گے۔

اسی طرح ان کے لیے عذر بھی ڈھونڈنے چاہئیں علماء اسلام تو کہتے ہیں کہ عام لوگوں کو بھی کسی برائی میں مبتلا دیکھیں تو ان کے لیے عذر تلاش کریں۔ اگر عام لوگوں کا یہ حکم ہے تو علماء کے متعلق آپ خود ہی اندازہ کرلیں۔

اسی طرح لغزشیں کھوجنے، غلطیاں ڈھونڈنے، برائیوں کی ٹوہ میں رہنے اور عیوب پھیلانے سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ عالم ایک غیر معصوم انسان ہی تو ہے۔

سلف میں سے کسی کا فرمان ہے:

''مومن عذر ڈھونڈتا ہے اور منافق لغزشوں کی تلاش میں رہتا ہے۔''

علماء کے باہمی اختلاف کو سمیٹا جانا چاہیے اور آگے پھیلانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اللہ کے ان اولیاء کا معاملہ تو ان سے بھی زیادہ حساس ہے کہ جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے۔ یہ امت کے لیے گمراہی سے بچاؤ کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان کی حیثیت کشتی نوح علیہ السلام کی سی ہے جس میں سوار نہ ہونے والا بالخصوص فتنوں کے دور میں، لازمی طور پر غرق ہوگا۔ ابلیس کے مارے ہوئے کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں انہوں نے زندہ کیا؟! بھٹکنے اور گمراہ ہوجانے والے کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں انہوں نے راہ دکھائی؟! لوگوں پر ان کا اثر کتنا عمدہ رہا اور لوگوں نے جواب میں ان کے ساتھ کس قدر برا سلوک کیا؟! اس سلسلے میں اللہ ہی سے مدد کا سوال ہے۔

اے بندگانِ الٰہی! اس لیے اللہ سے ڈرتے رہو اور علماء کا مقام ومرتبہ اور منزلت پہچانو۔

اور اے علماء کرام! تم بھی اللہ کا ڈر اپناؤ اور تبلیغ وبیان کی جو ذمہ داری تمہیں سونپی گئی ہے، وہ ادا کرو، اس سے تمہیں دنیا میں بھی سعادت ملے گی اور آخرت میں بھی فوز وفلاح ہاتھ آئے گی۔

اس مبارک ملک میں ہم پر اللہ کا ایک احسان یہ بھی ہے کہ اس نے ہمیں دانش مند اور راست رو قیادت نصیب فرمائی جو علماء اور حاملین علم میں گھری ہوئی ہے، ہمارے فرمانروا خادم حرمین شریفین نے اپنے عظیم تاریخی خطاب میں جو باتیں کہی ہیں، وہ دلوں کے لیے کس قدر اطمینان وانبساط اور فرحت وسرخوشی کا باعث ہیں، جس میں انہوں نے تاکید کی کہ عقیدے کے ساتھ مضبوط وابستگی رکھی جائے۔ شریعت کو بالادستی دی جائے، اسلامی اتحاد کو پروان چڑھانے کے اقدامات کیے جائیں، اختلاف وتفریق کے اسباب سے کنارا کشی کی جائے اور اسلام اور مسلمانوں کے معاملات کی نصرت کی جائے۔

اپریل فول ..... تاریخی وشرعی حیثیت

تحریر
جناب مولانا محمد زبیر حسین
(مرکز التربیہ۔فیصل آباد)

اپریل انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے۔یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے Aprils اپریلیس یا Aperire ایپریر سے ماخوذ ہے۔یہ لفظ موسم بہار کے آغاز، پھولوں کے کھلنے اور نئی کونپلیں پھوٹنے کے موسم کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔فول (Fool) بے وقوفی، حماقت اور جھوٹ کے لیے مستعمل ہے۔اپریل فول (April fool) کا مفہوم یہ ہوا کہ اپریل کی یکم تاریخ کو وہ لوگ جھوٹ بول کر استہزاء ومذاق کیا کرتے تھے۔اس کی مختلف توجیہات کی جاتی ہیں۔جن میں سے ایک یہ ہے کہ فرانس میں سال کی ابتداء جنوری کی بجائے اپریل سے ہوتی تھی جب فرانس میں تاریخی کیلنڈر تبدیل کیا گیا اور 1564ء میں نیا کیلنڈر جاری کیا گیا تو جو لوگ اس نئے کیلنڈر کو تسلیم نہیں کرتے تھے، اس کی مخالفت کرتے تھے، انہیں طعن وتشنیع، مذاق ٹھٹھہ اور استہزا کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور ان کے ساتھ انتہائی برے طریقے سے پیش آیا جاتا تھا۔اپریل فول کا ذکر سب سے پہلے ''ڈارک نیوز لیٹر'' اخبار میں ملتا ہے۔مذکورہ اخبار نے 2 اپریل 1968ء کی اشاعت میں لکھا کہ ''کچھ لوگوں نے یکم اپریل کو لندن ٹاور میں شیروں کے غسل کا عملی مشاہدہ کرانے کا اعلان کیا۔'' یکم اپریل کو ہونے والے مشہور واقعات میں سب سے اہم اور مشہور یہ واقعہ ہے جو ایک انگریزی اخبار الفینج سٹار نے 31 مارچ 1846ء کو اعلان کیا کہ یکم اپریل کو اسلنجون (شہر کا نام) کے زرعی فارم میں گدھوں کی عام نمائش اور میلہ ہوگا۔لوگ انتہائی شوق سے لپک لپک کر آئے، جمع ہوئے اور نمائش کا انتظار کرنے لگے۔جب وہ انتظار میں تھک کر چور ہو گئے تو انہوں نے پوچھنا شروع کیا کہ میلہ کب شروع ہوگا؟ مگر انہیں کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا۔آخر کار انہیں بتایا گیا کہ جو لوگ نمائش دیکھنے میلے میں آئے ہیں وہ خود ہی گدھے ہیں۔[ماخوذ از: ''اپریل فول کی تاریخی وشرعی حیثیت'']

درج بالا صراحت ووضاحت سے معلوم ہوا کہ اپریل فول یہود ونصاریٰ کی جاری کردہ رسم بد ہے جس میں لوگوں کو جھوٹی اطلاع اور غلط خبر دے کر پریشان کیا جاتا ہے۔بسا اوقات غلط اور جھوٹی خبر سے باہمی لڑائی و جھگڑا، قتل وغارت یا طلاق واموات تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔کبھی ایسے سنگین مذاق سے خوشیوں بھرا گھرانہ آہوں اور سسکیوں کی نظر ہو جاتا ہے۔شراب کی بوتل پر زم زم کا لیبل لگا دیا جائے تو وہ حلال نہیں ہو جائے گی ایسے ہی اپریل فول کو مذاق اور تفریح طبع کا نام دے دینے سے جائز نہیں ہو جائے گا کیونکہ اپریل فول نام ہے سراسر جھوٹ بولنے کا، جب کہ جھوٹ انتہائی سنگین گناہ ہے۔

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيانِي ،قَالَا :الَّذِيرَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِا لْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلٰى يَوْ مِ الْقِيَا مَةِ))۔[بخاری(٦٠٩٦)]

''میرے پاس گزشتہ رات خواب میں دو آدمی (فرشتے) آئے انہوں نے کہا کہ جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا وہ بڑا ہی جھوٹا تھا، جو جھوٹ بات کہہ دیتا وہ سارے ملک میں پھیل جاتی' قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔''

مذاق اور خوش طبعی کے طور پر جھوٹ بولنا بھی منع ہے۔جیسا کہ سیدنا معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّ ثُ فَيَكْذِبُ لِيَضْحَكَ بِهِ الْقَوْمُ ،وَيْلٌ لَهُ ، وَيْلٌ لَهُ))۔[(حسن) ابو داؤد :٤٩٩٠،الترمذی :٢٣١٥]

''ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو اس غرض سے جھوٹ بولے کہ اس سے لوگ ہنسیں۔ہلاکت ہے اس کے لیے! ہلاکت ہے اس کے لیے!۔''

اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے کو منافقین کا وصف قرار دیا ہے اور اس پر انہیں دردناک عذاب کی بشارت دی ہے:

﴿وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ﴾[البقرة:٢/١٠]

''اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے۔''

- اسی طرح سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَا فِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَا نَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ ،إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). [بخاری:٣٤،مسلم:٨/٤٠٥]

''چار خصلتیں جس میں ہوں تو وہ خالص منا فق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے' عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔''

- جھوٹ کی قباحت اور شناعت کو واضح کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنَّ الْكِذْبَ يَهدِي إِلى الْفُجُورِ وَإِنَّ يَهْدِي إِلى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّ جُلَ لِيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كِذَّابًا)) [بخاری:٦٠٩٤،مسلم:٢٦٠٧]

''یقیناً جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے' بلاشبہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

- اپریل فول میں دوسری خرابی یہ ہے کہ دوسرے مسلمان کو پریشان کیا جاتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کی تعریف یوں بتائی کہ

((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ)) [صحیح البخاری (١٠)]

باقی صفحہ 14 پر

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ (بن زید)

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے۔ وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بہنوئی اور رشتے میں ان کے بھتیجے بھی لگتے تھے۔ ان کی بہن عاتکہ کی شادی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ وہ قریشی تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نسب نامہ کعب بن لوئی پر مل جاتا ہے۔ ان کے والد زید بن عمرو بن نفیل زمانہ جاہلیت میں ان گنے چنے افراد میں سے تھے جو علانیہ طور پر بتوں سے براءت کا اظہار کرتے تھے۔ انہوں نے بت پرستی سے دین ابراہیمی کی طرف رجوع کر لیا تھا۔

زید بن عمرو بیت اللہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے اور قریش کو مخاطب کر کے کہتے: اے قریش کی جماعت! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں زید بن عمرو کی جان ہے! آج اس روئے زمین پر میرے سوا کوئی بھی ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہیں ہے۔ اے قریش کی جماعت! خبردار! زنا سے بچ کے رہو «فَإِنَّهُ يُورِثُ الْفَقْرَ» ''کیونکہ اس سے فقر ہی آتا ہے''..... پھر وہ ان کی غیر اللہ کے نام پر ذبح ہونے والی بکریوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس بکری یا بھیڑ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا' اس کے لیے آسمانوں سے پانی اتارا' زمین میں اس کے لیے گھاس پیدا کیا' پھر بھی تم اسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟

زید بن عمرو زندہ درگور ہونے والی بچیوں کو بچاتے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوتا کہ فلاں شخص اپنی بیٹی کو زمین میں گاڑنے والا ہے تو اس کے پاس تشریف لے جاتے اور فرماتے: «لَا تَقْتُلْهَا» ''اسے قتل نہ کرو'' اس کی کفالت میں کروں گا۔ اسے اپنے گھر لے جاتے' اس کی مکمل کفالت کرتے' اس کی رضاعت سے لے کر بڑا ہونے تک تمام ضروریات اور اخراجات خود پورے کرتے اور جب وہ بچی جوان ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے کہ اگر تم چاہو تو ہم اسے تمہیں واپس کر دیتے ہیں اور اگر چاہو تو اس کی شادی کر کے اس کا گھر آباد کر دیتے ہیں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم کی حدیث ملتی ہے کہ زید بن عمرو قیامت کے دن اکیلے ہی امت کے طور پر اٹھائے جائیں گے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جنت کی بشارت بھی دی تھی۔

وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بغیر کسی واسطے کے کرتے تھے۔ ورقہ بن نوفل اور زید بن عمرو دونوں دین حق کے طلبگار تھے۔ ورقہ پہلے یہودی بنے' پھر نصرانی ہو گئے۔ مگر زید نے حنیفیت کو ترجیح دی' ایک ایسے موحد باپ کے بیٹے سعید کو' جو شروع ہی سے سعید روح تھی' جیسے ہی اسلام کی دعوت ملی فوراً اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

ان کی شادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی جو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں اور بڑی قدیم الاسلام تھیں۔ ان کی کنیت ام جمیل تھی۔ یہ بھی نہایت سمجھدار اور ذہین خاتون تھیں اور ان چند گنی چنی خواتین میں سے ایک تھیں جو پڑھنا لکھنا جانتی تھیں۔ نہایت پرعزم اور دلیر خاتون تھیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے میں ان دونوں میاں بیوی کا بڑا کردار ہے کہ جب وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) قتل کرنے کے لیے جا رہے تھے تو انہی کے بارے میں نعیم بن عبداللہ نے کہا تھا کہ عمر! پہلے اپنے گھر کی خبر تو لو کہ تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا راستہ بدل لیا اور اپنی بہن کے گھر گئے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کے بارے میں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔ ان دونوں میاں بیوی نے اللہ کی راہ میں مار کھائی مگر ان کی استقامت نے عمر کے ذہن کو بدل دیا اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

سیرت نگاروں کے مطابق ان دونوں میاں بیوی نے اکٹھے اسلام قبول کیا تھا۔ اسلام لانے والوں میں ان کا نمبر ستائیسواں اور اٹھائیسواں بنتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رعب کی وجہ سے ان کو حبشہ ہجرت کی ضرورت نہیں پڑی۔ تاہم جب دیگر صحابہ نے ہجرت کی تو ان دونوں نے بھی ہجرت کی۔ دونوں میاں بیوی نے اسلام کے لیے مختلف انداز میں قربانیاں دیں۔ ام جمیل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ایک واقعہ درج ہے جس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اس پُرخطر دور میں خواتین نے بھی کتنی ذہانت وفطانت سے اسلام کا دفاع کیا۔ مکہ کی تاریخ میں وہ دن یقیناً سیاہ ترین تھا جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بری طرح پیٹا گیا۔ عتبہ بن ربیعہ نے ان کے قریب آ کر انہیں دو پیوند لگے ہوئے جوتوں سے مارا۔ اس نے بطور خاص چہرے کو نشانہ بنایا' پھر ان کے پیٹ پر چڑھ گیا۔ کیفیت یہ تھی کہ سوجن کے باعث ان کے چہرے اور ناک کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ ان کے قبیلہ بنو تیم کے لوگ انہیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے گئے۔ انہیں یقین تھا کہ اب یہ زندہ نہ بچیں گے۔ اس لیے انہوں نے اعلان کر دیا کہ ابوبکر کو کچھ ہو گیا تو ہم عتبہ کو قتل کر دیں گے۔ شام کے وقت جب ہوش آیا تو ان کا پہلا سوال اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھا۔ ان کی قوم کے لوگ طیش میں آ گئے اور ان کو سخت سست کہہ کر چل دیے۔ والدہ ام الخیر نے کہا: کچھ کھا پی لیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بارے میں پوچھتے رہے کہ ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے صاف کہہ دیا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال معلوم نہیں ہو جاتا میں کچھ نہیں کھاؤں گا۔ ام الخیر نے کہہ دیا کہ مجھے تمہارے ساتھی کا حال معلوم نہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اماں! تم ام جمیل فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو۔ وہ ام جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور بولیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ تم سے محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں۔ اس موقع پر اس عظیم خاتون کی ذہانت وفطانت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ کہنے لگیں: میں نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جانتی ہوں اور نہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ تمہارے صاحبزادے کے پاس جا سکتی ہوں۔ ام الخیر نے کہا: بہتر ہے۔ اس کے بعد ام جمیل رضی اللہ عنہا ان کے ہمراہ آئیں تو دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ انتہائی نازک حالت میں پڑے تھے۔ وہ ان کے قریب ہوئیں تو چیخ اٹھیں اور کہنے لگیں: جس قوم نے آپ کی یہ حالت بنائی ہے وہ یقیناً بدقماش اور کافر قوم ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کا بدلہ ان سے لے کر رہے گا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا کہ ان کا کیا حال ہے۔

وہ پھر بولیں کہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں۔ جواب ملا: کوئی بات نہیں آپ بتائیں۔ وہ بولیں: وہ صحیح سالم ہیں۔ پوچھا کہاں ہیں؟ جواب ملا کہ ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر ہیں۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو پھر اللہ کے لیے مجھ پر عہد ہے کہ میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گا نہ پانی پیوں گا جب تک اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھ نہ لوں۔ اس کے بعد یہ عظیم خاتون ان کے گھر رکی رہیں۔ جب رات ہوگئی' آمد ورفت بند ہوگئی اور سناٹا چھا گیا تو یہ دونوں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لے کر نکلیں' وہ ان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اسی حالت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اگر اس واقعہ پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کس قدر ذہین اور سمجھدار خاتون تھیں۔ بلاشبہ وہ دن مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے لیے بڑا مشکل اور پریشان کن تھا۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان بنے۔ غزوۂ بدر سے پہلے جب قافلے کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ کے پاس سے گزر رہا ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا سعید بن زید اور طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہما کو اس کے حالات کا پتہ لگانے کے لیے شمال کی جانب روانہ فرمایا۔ یہ دونوں مقام حوراء تک تشریف لے گئے اور وہیں ٹھہرے رہے۔ جب ابوسفیان قافلہ لے کر وہاں سے گزرا تو یہ واپس آئے۔ تاہم اللہ کے رسول ﷺ کو قافلے کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور آپ بدر کو تشریف لے جا چکے تھے کہ یہ دونوں واپس مدینہ پہنچے۔ یہ بھی بدر کی طرف روانہ ہوئے مگر اس دوران بدر کا واقعہ ہو چکا تھا اور اللہ کے رسول ﷺ واپس تشریف لا رہے تھے۔ اس طرح ان دونوں نے بدر میں شرکت نہیں کی مگر اللہ کے رسول ﷺ نے ان دونوں کو بدری صحابہ میں شمار فرمایا اور مال غنیمت میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔

غزوۂ بدر کے علاوہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد' خندق اور دوسرے تمام غزوات میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جن دس صحابہ کو جنت کی خوشخبری دی ان میں ایک نام سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا بھی ہے۔ اس طرح وہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں جب شام پر حملہ کیا گیا تو فوج کے کمانڈر سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے ماتحت پیدل فوج کی کمان سیدنا سعید رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔

وہ دمشق کی فتح میں بھی شریک تھے۔ فتح کے بعد سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ان کو دمشق کی گورنری پر مامور کر دیا۔ انہوں نے عہدہ تو قبول کر لیا مگر ان کا دل ودماغ جہاد کی طرف ہی لگا ہوا تھا۔ کچھ دیر تو صبر کر لیا مگر فوراً بعد سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ لوگ جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں! آپ سے میری گزارش ہے کہ خط ملتے ہی کسی کو میری جگہ بھیج دیجیے' میں عنقریب جہاد میں حصہ لینے کے لیے آ رہا ہوں۔ چنانچہ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر ان کی جگہ یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دمشق کا گورنر مقرر کر دیا۔ مروان بن الحکم کے دور میں اروٰی بنت اویس نامی ایک خاتون نے ان کے خلاف ایک جھوٹا دعویٰ دائر کر دیا کہ انہوں نے اس کی اراضی پر قبضہ کر لیا ہے۔ مروان نے ان کو بلوا بھیجا اور ان سے اروٰی کے موقف کی تصدیق چاہی۔ انہوں نے تعجب سے کہا کہ کیا میں اروٰی پر ظلم کر سکتا ہوں؟ جب کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان سن رکھا ہے۔ مروان نے پوچھا: کون سا فرمان؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: «مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ، طُوِّقَهٗ فِيْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» ''جس کسی نے کسی مسلمان کی ایک بالشت زمین حق کے بغیر ہتھیا لی اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے۔''

ایک اور روایت کے مطابق جو صحیح بخاری میں ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین ظلم کر کے لی اس کو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ مروان بن حکم نے جب یہ سنا تو کہنے لگے: اس کے بعد کسی دلیل یا گواہی کی کوئی ضرورت نہیں اور مقدمہ خارج کر دیا۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی شہرت کو نقصان پہنچا تھا' مقدمہ کی وجہ سے تکلیف بھی اٹھائی' بشری تقاضے ہیں۔ ان کے دل پر چوٹ پڑی تھی۔ آسمانوں کی طرف ہاتھ اٹھا لیے اور کہا: اے میرے رب! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی بینائی ختم کر دے اور اس کے کنویں کو اس کی قبر بنا دے تاکہ مسلمانوں کو بھی یقین ہو جائے کہ میں نے اس پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا۔ کچھ ہی دن گزرے تھے کہ یہ عورت اندھی ہوگئی اور تھوڑے عرصے کے بعد یہ اپنے گھر کے کنویں میں گر گئی اور وہیں اس کی قبر بنی۔

امہات المؤمنین میں سے ایک نے وصیت کی تھی کہ میری نماز جنازہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ حاکم وقت مروان بن الحکم نے ان سے اختلاف کے باوجود ان کو مصلیٰ پر کھڑا کیا اور انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

ایک دن سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک شخص اصحاب رسول ﷺ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔ ان کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ فرمانے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس بات کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل ودماغ میں ثبت ہوگئی' میں جھوٹا راوی نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سے جھوٹی بات بیان کروں' اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دس لوگ جنت میں ہیں۔ ابوبکر جنت میں' عمر جنت میں' عثمان جنت میں' علی جنت میں' طلحہ جنت میں' زبیر جنت میں' عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں' سعد بن ابی وقاص جنت میں' ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں رضی اللہ عنہم اور اگر تم چاہو تو میں دسویں کا نام بھی لے دوں۔ لوگ ان کے پیچھے پڑ گئے ان کو اللہ کا واسطہ دے کر کہنے لگے: اے صحابیٔ رسول! بتائیں وہ دسویں شخصیت کون سی ہے؟ تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم لوگ مجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے ہو تو اللہ کی قسم! دسواں میں ہوں۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کسی شخص نے کسی جنگ میں حصہ لیا یا حاضر ہوا اور اس کا چہرہ غبار آلودہ ہو گیا تو اس کا یہ عمل تمہارے ایک شخص کی ساری زندگی سے افضل ہے خواہ اس کی عمر سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر ہو۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی عمر ستر برس سے کچھ زائد تھی۔ مدینہ سے دس میل دور عقیق کے مقام پر سن باون ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں غسل دیا اور ان کی تجہیز وتکفین کی۔ وہ لوگوں کے ساتھ ان کی میت کو لے کر مدینہ طیبہ آئے اور وہیں انہیں دفن کیا گیا۔ ان کی قبر میں سیدنا سعد بن ابی وقاص اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اترے اور انہیں آخری آرام گاہ میں لٹایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ آمین!

اہلِ حدیث اور مملکت سعودی عرب

قدیمی روابط.....تاریخی دستاویزات کی روشنی میں قسط نمبر۳ (آخری)

جناب مولانا عارف جاوید محمدی
تحریر: جناب الشیخ صلاح الدین مقبول

نجد وحجاز وغیرہ کے علماء، جنہوں نے علمائے اہلِ حدیث سے علمِ حدیث حاصل کیا

سید نذیر حسین دہلویؒ کے نجدی شاگرد:

❶ علامہ اسحاق بن عبدالرحمان بن حسن بن شیخ محمد بن عبدالوہاب (۱۲۷۶_۱۳۱۹ھ)

انھوں نے نجد کے دار الحکومت ریاض پر ۱۳۰۹ھ میں آلِ رشید کے قبضے کے دنوں میں ہندوستان کی طرف رختِ سفر باندھا۔ محدثِ ہند علامہ سید نذیر حسین دہلویؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے اور ان سے روایتِ حدیث کی اجازت لی، پھر بھوپال تشریف لے گئے اور وہاں شیخ حسین بن محسن انصاری اور علامہ سلامت اللہ جیراج پوری سے علمِ حدیث حاصل کیا اور روایتِ حدیث کی اجازت لی، وہیں علامہ بشیر احمد سہسوانیؒ سے بھی اکتساب کیا۔

اس کے بعد ریاض لوٹ آئے اور تدریس و افتاء میں مشغول ہو گئے، ان کے شاگردوں میں شیخ ابراہیم بن عبداللطیف آلِ شیخ، شیخ عبداللہ بن عنقری، شیخ عبدالعزیز بن عتیق اور شیخ فوزان بن عبداللہ جیسے نامور علماء اور مشائخ کا شمار ہوتا ہے۔ انھوں نے کئی مفید کتابیں بھی لکھیں۔ ۲۹ رجب ۱۳۱۹ھ کو ریاض میں ان کا انتقال ہوا۔

❷ شیخ سعد بن علامہ حمد بن عتیق (۱۲۷۹_۱۳۴۹ھ)

انھوں نے ابتدائی علم اپنے والدِ محترم سے حاصل کیا، پھر ہندوستان تشریف لے گئے اور وہاں علامہ سید نذیر حسین محدث دہلویؒ، علامہ نواب صدیق حسن خان قنوجی، مولانا شریف حسین بن سید نذیر حسین، علامہ بشیر احمد سہسوانی، مولانا سلامت اللہ اور شیخ حسین بن محسن انصاری یمنیؒ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔

یہ تمام ہندوستان کے نامور اور بلند پایہ علماء تھے، انھوں نے نو سال ان کی خدمت میں گزارے اور ان سے علمی استفادہ کیا اور اجازتِ روایت حاصل کی۔ جب علم حاصل کر کے واپس گئے تو امام عبداللہ فیصل آلِ سعود نے ان کو افلاج کا قاضی بنا دیا، پھر سلطان عبدالعزیز نے ان کو ریاض کی قریبی تمام بستیوں کا قاضی مقرر کیا اور ریاض کی سب سے بڑی مسجد کا امام بھی متعین کیا۔

انھوں نے اپنی ساری زندگی دینی علوم کی اشاعت کے لیے وقف کر دی اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے ساتھ ہی کئی عمدہ کتابیں بھی تالیف کیں۔ ۱۳۴۹ھ میں ریاض میں ان کی وفات ہوئی۔

❸ علامہ عبدالعزیز بن علامہ حمد بن علی بن عتیق (۱۲۷۷_۱۳۵۹ھ)

یہ ایک علمی اور دینی گھرانے میں پیدا ہوئے، انھوں نے ابتدائی علوم اپنے والدِ محترم سے حاصل کیے، پھر ریاض چلے گئے اور وہاں کے نامور علماء سے کسبِ فیض کیا، بعد ازاں ہندوستان تشریف لے گئے اور علمِ حدیث حاصل کیا، انھوں نے اپنے وقت کے سب سے بڑے محدث سید نذیر حسین دہلویؒ سے بھی روایتِ حدیث کی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ شب زندہ دار، عبادت گزار اور کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے۔

علماء کی ایک کثیر تعداد نے ان سے استفادہ کیا، وہ افلاج کے قاضی مقرر ہوئے، کچھ عرصہ وادی دواسر کے بھی قاضی رہے۔ ۱۳۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

❹ علامہ علی بن ناصر بن وادی (۱۲۷۳_۱۳۶۱ھ)

یہ بریدہ میں پیدا ہوئے اور عنیزہ میں انھوں نے پرورش پائی، وہاں کے اہلِ علم اور بریدہ کے علماء سے علم حاصل کیا، پھر ریاض چلے گئے اور وہاں کی مشہور شخصیت علامہ عبداللطیف بن عبدالرحمان بن حسن آلِ شیخ سے فیض حاصل کیا، اس کے بعد ہندوستان کا سفر کیا اور وہاں کے علماء سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ سید نذیر حسین محدث دہلوی کی بھی شاگردی اختیار کی اور ان سے صحاح ستہ مسند احمد اور مسند طبرانی کی سند حاصل کی، پھر بھوپال چلے گئے اور نواب صدیق حسن خان سے کچھ عرصہ علم حاصل کیا، اس کے بعد اپنے وطن عنیزہ واپس چلے آئے۔

انھوں نے اپنی ساری زندگی سنت اور عقیدۂ توحید کی خدمت میں گزار دی۔ شیخ عبدالرحمان السعدی اور شیخ امین شنقیطی جیسے سعودی عرب کے بڑے علماء نے ان سے بنیادی کتبِ حدیث کی تعلیم اور سند حاصل کی، انھوں نے بڑی لمبی عمر پائی اور شعبان ۱۳۶۱ھ میں وفات پائی۔

❺ شیخ فوزان بن سابق بن فوزان (۱۲۷۵_۱۳۷۳ھ)

یہ ۱۲۷۵ھ میں بریدہ میں پیدا ہوئے، وہیں پلے بڑھے اور وہاں کے علماء سے ابتدائی علوم حاصل کیے، پھر ریاض تشریف لے گئے، وہاں شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمان بن حسن آل شیخ سے علم حاصل کیا۔ اس کے بعد شیخ علی بن وادی کے ساتھ ہندوستان کے لیے عازمِ سفر ہوئے، تاکہ علامہ نواب صدیق حسن خان سے نسبتِ تلمذ قائم کریں، لیکن نواب صاحب نے ریاستی امور کی وجہ سے پڑھانا ترک کر دیا تھا، اس لیے وہ سید نذیر حسین دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان سے استفادہ کیا اور روایتِ حدیث کی اجازت لی، پھر قصیم واپس آ گئے۔

شیخ فوزان تجارت میں مشغول ہو گئے، اسی دوران میں ان کے سلطان عبدالعزیز سے روابط قائم ہوئے اور ان کے ساتھ جنگوں میں شرکت بھی کی، اس کے بعد سلطان عبدالعزیز نے انھیں دمشق میں اپنا معتمدِ خاص مقرر کیا، وہاں شیخ طاہر جزائری، علامہ جمال الدین قاسمی اور علامہ عبدالرزاق جیسے نامور علمائے شام نے ان سے استفادہ کیا، انھوں نے کئی کتابیں بھی تالیف کیں۔ وہ ۱۳۷۳ھ میں قاہرہ میں فوت ہوئے۔

مندرجہ بالا علماء کے علاوہ شیخ علی بن ماضی، سید عبداللہ بن سعد بن عبدالعزیز اور قاضی محمد بن ناصر بن مبارک بھی میاں صاحب کے شاگردوں کی فہرست میں شامل ہیں۔

سید نذیر حسین محدث دہلویؒ کے حجازی شاگرد

❶ شیخ عبدالرحمان بن محمد بن عون نعمانی حجازی

مولانا فضل حسین بہاری نے اپنی کتاب ''الحیاۃ بعد المماۃ'' (ص:۳۷۶) میں میاں صاحب کے شاگردوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

❹ شیخ عبداللہ بن ادریس حسینی مغربی۔

ان کا علمائے کبار میں شمار ہوتا تھا۔ یہ ایک عرصے تک مکہ مکرمہ میں حدیثِ نبوی پڑھاتے رہے۔ یہ بھی میاں صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کے شاگردوں کی فہرست میں شامل تھے۔ (''الحیاۃ بعد المماۃ'' ص:۳۷۶)

یہ تھے محدثِ عصر سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کے چیدہ چیدہ شاگرد، جو جزیرۂ عرب سے تعلق رکھتے تھے اور علومِ حدیث کی تدریس، تالیف اور نشر و ترویج میں مشغول رہے، انھوں نے چودھویں صدی ہجری میں ہندوستان اور دیگر بلادِ اسلامیہ میں عمل بالحدیث اور اشاعتِ سنت کی تحریک کو سرگرم رکھنے میں فعال کردار ادا کیا۔

سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلامذہ سے علم حاصل کرنے والے نجد اور دیگر اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے شاگرد

یہاں ان چند علماء کا ذکر کیا جاتا ہے جنھوں نے ہندوستان میں میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگردوں سے یا حرمین شریفین میں مقیم ہندوستانی علمائے اہلِ حدیث سے علم حاصل کیا۔

❶ شیخ قاضی صالح بن عثمان (۱۳۵۱۔۱۲۸۲ھ)

یہ نجد کے جید علماء میں شامل تھے، انھوں نے اپنے شہر عنیزہ کے علماء سے علم حاصل کیا پھر مکہ مکرمہ میں مقیم اور وارد علماء سے کسبِ فیض کیا۔

علمائے نجد کے تذکرہ نگار نے ان کے اساتذہ میں درج ذیل علماء کا ذکر کیا ہے:

① علامہ ابوالطیب شمس الحق عظیم آبادی۔

② شاہ اسحاق کے شاگرد مولانا محمد بن عبدالرحمان انصاری۔

③ معروف مفسرِ قرآن علامہ عبدالرحمان بن سعدی۔

❷ شیخ محمد بن عبداللطیف بن عبدالرحمان بن ابراہیم آل شیخ (۱۳۸۶ھ)

انھوں نے علامہ ابو القاسم سیف بنارسی سے اس وقت استفادہ کیا جب وہ حرمین کی زیارت کے لیے سعودی عرب گئے یا جب وہ سلطان عبدالعزیز کی دعوت پر ریاض تشریف لائے۔

❸ شیخ عبداللہ بن محمد قرعاوی آل نجید (۱۳۱۵۔۱۳۸۹ھ)

معروف مبلغ اسلام شیخ عبداللہ بن محمد قرعاوی عنیزہ شہر میں پیدا ہوئے اور وہیں تربیت پائی، پھر کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ یہ بہت چھوٹی عمر میں علم کی طلب میں مشغول ہو گئے۔ پہلے عنیزہ کے قاضی شیخ عبداللہ بن محمد آل مانع سے علم حاصل کیا، پھر بریدہ تشریف لے گئے اور وہاں کے علماء سے استفادہ کیا۔

اس کے بعد کاروبار چھوڑ کر ہندوستان چلے گئے، دہلی کے مدرسہ رحمانیہ میں داخلہ لے لیا اور وہاں علمائے اہلِ حدیث سے اپنی تشنہ کامی کو سیراب کیا، پھر اطلاع آئی کہ ان کے والدِ گرامی بیمار ہو گئے ہیں تو یہ عنیزہ واپس آ گئے، اس کے بعد نجد کے کئی شہروں میں جانا ہوا۔ ساحۃ الشیخ محمد بن عبدالرحمان کے چشمۂ علم سے اپنے دامن کو بھی تر کیا، پھر کئی علماء سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی تعلیم کو مکمل کرنے کی غرض سے ۱۳۵۵ھ میں دوبارہ ہندوستان آئے اور علامہ احمد اللہ دہلوی سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ انھوں نے ان کو ایک طویل اجازتِ روایت عنایت فرمائی، اس کے بعد وہ سعودی عرب واپس لوٹ گئے اور دعوت و تبلیغ، ارشاد و تعلیم، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی پاکیزہ سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور علاقے میں سلفی دعوت عام ہوگئی، مزید برآں اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں میں علماء اور مبلغین کی ایک ایسی کھیپ تیار کرا دی جنھوں نے آگے چل کر سعودی عرب میں دعوت و ارشاد اور تدریس و قضاۃ کے کلیدی مناصب کو سنبھالا۔ ان کے نامور شاگردوں میں چند ایک درج ذیل ہیں:

① شیخ ناصر خلوفہ۔ ② شیخ محمد مدخلی۔ ③ شیخ احمد بن یحییٰ نجمی۔ ④ شیخ ربیع بن ہادی مدخلی۔ ⑤ شیخ علی بن ناصر فقیہی رحمہم اللہ۔

❹ علامہ اسماعیل یوسف خانپوری (میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد) کے بغدادی تلامذہ

علامہ یوسف خان پوری ہندوستان کے جید اور معتبر علمائے اہلِ حدیث میں شمار ہوتے تھے، انھوں نے ہندوستان اور بغداد میں علمِ حدیث کا پرچم بلند کیا اور اسے بامِ عروج تک پہنچا دیا۔ علامہ یوسف صاحب ۱۳۲۰ھ میں بغداد تشریف لائے اور وہاں چھ سال تک کتبِ ستہ اور مسندِ امام احمد پڑھاتے رہے، بغداد کے کئی نامور اور اکابر علماء نے ان سے استفادہ کیا، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① سید عبدالکریم بن سید عباس حسنی ازجی بغدادی۔ یہ بغداد کے جید اہلِ حدیث عالم تھے۔ انھوں نے متعدد بے مثال کتابیں تحریر کیں، ان کے شاگرد شیخ صبحی سامرائی ہیں جو علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں، وہ سید عبدالکریم کے توسط سے ہندوستانی علماء سے رشتۂ تلمذ پر فخر کیا کرتے تھے۔

② شیخ علامہ محمود شکری آلوسی۔ ③ شیخ بہجت اثری۔

④ شیخ عبداللطیف ثنیان۔ ⑤ شیخ محمد عسافی نجدی زبیری

❺ مراکش کے علماء جو میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ سے مستفید ہوئے

① علامہ ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشی کو علمِ حدیث حاصل کرنے میں گہری دل چسپی تھی، چنانچہ اس مقصد کے لیے انھوں نے ہندوستان کا رخ کیا۔ وہ وہاں ایک مدت تک پڑھتے رہے، انھوں نے اپنے استاذ علامہ عبدالرحمان مبارک پوری شارح ترمذی سے بھرپور استفادہ کیا اور ان سے اجازتِ روایت لی، پھر ہندوستان سے عراق چلے گئے۔ بصرہ میں قیام کے دوران میں ان کی معروف سلفی عالم، ادیب اور مفسر علامہ محمد بن امین شنقیطی سے ملاقات ہوئی، ان سے انھوں نے بھرپور استفادہ کیا، استاذ نے اپنے لائق شاگرد کو اپنی فرزندی میں لے لیا اور اپنی بیٹی کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا۔

تین سال کے بعد وہ سعودی عرب چلے گئے اور سلطان عبدالعزیز کے مہمان بنے۔ بادشاہ نے ان کو مدرسین کا نگران مقرر کیا۔ دو سال تک انھوں نے اس عہدے پر کام کیا، پھر ایک سال کے لیے مسجدِ حرام سعودی معہد میں مدرس مقرر ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے دوبارہ ہندوستان کا سفر کیا، وہاں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں شعبہ عربی کے سربراہ مقرر ہوئے اور دو تین سال تک اس میں کام کیا، اس کے بعد پھر سعودی عرب چلے گئے تو علامہ محمد بن ابراہیم آل شیخ نے ان کو جامعہ اسلامیہ (مدینہ

یونیورسٹی) میں استاذ مقرر کر دیا۔

ذیل میں ہم ڈاکٹر ہلالی کے قیامِ ہند کے وقت علامہ عبدالرحمان محدث مبارک پوری سے استفادے کے دوران کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں، جس سے ایک طرف ڈاکٹر تقی الدین اور علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ کے قلبی تعلق کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف مولانا عبدالرحمان محدث مبارک پوری کے اخلاقِ کریمانہ کا اظہار ہوتا ہے:

علامہ ہلالی فرماتے ہیں:

''مبارک پور میں مولانا (مبارک پوری) نے استفادے کی غرض سے میرے قیام کے دوران میں شدید اصرار کے ساتھ مجھے اپنے ہاں مہمان کی حیثیت سے رکھا۔ چنانچہ مجھے کسی ہوٹل میں جانا پڑا اور نہ کھانا کہیں سے خریدنے کی نوبت آئی۔ جب مبارک پور سے میری روانگی کا وقت آیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ اعظم گڑھ تک ٹرین سے جاؤں گا تو مولانا نے فرمایا کہ ٹرین سے نہ جاؤ، ہماری جان پہچان کے دو آدمی بیل گاڑی لے کر اعظم گڑھ جانے والے ہیں، ان کے ساتھ چلے جانا۔ یہ تمھارے لیے زیادہ آسان ہوگا۔ ادھر ان دونوں حضرات نے طے کیا تھا کہ آدھی رات کو نکلیں گے۔

چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد میں نے مولانا کو الوداع کہنا چاہا تو فرمایا: روانگی کے وقت میں رخصت کرنے آؤں گا۔ میں نے کہا: آپ کو زحمت ہوگی، نیند میں خلل پڑے گا۔ فرمایا: کوئی بات نہیں۔ چنانچہ جب روانگی کا وقت ہوا اور میں اپنا بیگ اٹھا کر اپنے مسجد والے حجرے سے باہر نکلا تو مولانا کو موجود پایا، پھر ہم باتیں کرتے ہوئے وہاں پہنچے، جہاں وہ دونوں حضرات گاڑی لے کر ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ رخصت کے وقت جب انھوں نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا:

''أستودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك، زوّدك الله التقوىٰ، و يسر لك الخير أينما توجهت''

تو اس کے ساتھ ہی انھوں نے چپکے سے میرے ہاتھ میں کوئی کاغذ تھما دیا۔ میں نے محسوس کیا کہ نوٹ کی شکل میں کچھ رقم ہے تو میں نے واپس کرنا چاہا اور کہا: ''جزاک اللہ'' آپ نے لطف و کرم کی انتہا کر دی، اس کی کیا ضرورت ہے؟ اس پر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، ان دونوں حضرات سے کچھ دور ہوئے تو زور زور سے رونے لگے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور کہے جا رہے تھے: لے لو اسے، لے لو اسے۔ چنانچہ میں نے وہ روپیہ لے لیا۔

ان کا رونا دیکھ کر میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی اور میں بہت شرمندہ ہوا کہ میرا روپیہ لوٹانا ہی ان کے شدید گریہ کا سبب بنا۔ چنانچہ میں نے ان سے معافی چاہی اور انھوں نے معاف کر دیا۔ سسکیاں لیتے ہوئے آنکھوں سے آنسو پونچھے اور ذرا سنبھلے تو میرا ہاتھ پکڑا اور گاڑی کی طرف بڑھے۔ پھر میں نے ان کو الوداع کیا اور گاڑی پر سوار ہوگیا۔ یہ تمام خیالات اور انفعالات میرے ذہن میں گھومتے رہے، یہاں تک کہ فجر کا وقت ہوگیا تو ہم لوگ نماز کے لیے رکے۔ میں نے ان دونوں حضرات کی امامت کی۔ جب میں نے قراءت شروع کی تو اس واقعے کے تصور سے رو پڑا'' (دبستانِ حدیث، ص: ۲۰۲، بحوالہ مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارک پوری، ص: ۲۲۶ تا ۲۲۸)

② علامہ عبدالرحمان محدث مبارک پوری کے شاگردوں میں ایک معتبر نام علامہ ابوعبدالملک محمد عبداللہ بن محمود مدنی تادمکی ہے، یہ افریقہ کے ایک مشہور عالم تھے، جن سے افریقی مسلمانوں نے خوب استفادہ کیا۔

مذکورہ بالا سلسلہ تلمذ کے علاوہ آج تک عرب اور پاک و ہند کے علماء کے مابین علمی استفادے اور معلومات کے تبادلے کا تعلق قائم ہے۔ دونوں طرف کے اکابر و اصاغر علمائے دین وقتاً فوقتاً باہم علمی تعلق قائم رکھے ہوئے ہیں اور دونوں جانب ہی سے یہ مبارک رشتہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہے۔ ہند و پاک کے اکابر علمائے کرام اور زعمائے دین سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کی جامعات سے مستفید ہوئے ہیں، اسی طرح متعدد عرب علماء اور طلباء کرام بھی یہاں کے علماء سے علمی استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

.....☆❀❀☆.....

بقیہ اپریل فول.....؟!

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔''

❀ تیسری خرابی یہ ہے کہ یہ یہود و نصاریٰ کا عمل ہے۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت وتقالی کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))-[(حسن)ابو داؤد: ۴۰۳۱، احمد: ۴۰۳/۲]

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔''

❀ غیر مسلموں کی رسم پر خوش ہونے اور انکے افعال وتہوار میں شرکت کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكَ مَنْ عَمِلَ بِهِ))-[(حسن) مسند الديلمي: ٥٦٢١- نصب الرايه: ٤٠٣/٤]

''جو شخص کسی قوم کے عمل پر راضی ہوگیا تو (گویا) وہ اس پر عمل پیرا ہونے والے کے ساتھ شریک ہے۔''

امیر صنعانیؒ فرماتے ہیں:

«والحديث دال على أن من تشبه بالفساق كان منهم او بالكفار او بالمبتدعة فى اى شىء مما يختصون به من ملبوس او مركوب او هيئة»

اس حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جو فاسقوں، کافروں یا اہل بدعت کی کسی چیز میں مشابہت اختیار کرتا ہے جس کو انہوں نے اپنے لیے خاص کیا ہوا ہے وہ لباس ہو یا سواری یا کوئی بھی ہیئت وکیفیت تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔

[سبل الاسلام: ۲۲۹/۴]

مندرجہ بالا آیت و احادیث نبویہ سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ اپریل فول منانا جھوٹ بولنے، دوسرے مسلمان کو پریشان کرنے اور یہود و نصاریٰ کی نقالی و رسم کی وجہ سے گناہ اور حرام ہے۔ لہٰذا مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

تحریر: جناب مولانا محمد سلیم چنیوٹی

آج سے ۲۸ برس قبل ۲۳/ مارچ ۱۹۸۷ء کو مینارِ پاکستان کے نزدیک قلعہ لچھمن سنگھ چوک لاہور میں عالم اسلام کے بے باک راہنما، آبروئے مسلک اہل حدیث، جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور ملک پاکستان کے سیاسی ومذہبی پلیٹ فارم سے ابھرنے والے شعلہ بیان خطیب، علامہ حافظ احسان الٰہی ظہیر ایک جلسہ سیرت النبی ﷺ سے خطاب کے دوران بم دھماکے میں شدید زخمی کیے گئے۔ اس دھماکے میں ان کے قریبی ساتھی مولانا عبدالخالق قدوسی، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، شیخ احسان الحق، محمد خان نجیب موقع پر ہی جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔ لیکن علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کو شدید زخمی ہونے کی بنا پر میو ہسپتال لایا گیا۔ بعد ازاں سعودی حکومت کے فرمانروا جناب شاہ فہد رحمہ اللہ کی خصوصی توجہ ودعوت پر بغرضِ علاج سعودی عرب کے ملٹری ہسپتال ریاض میں چلے گئے۔ جہاں زخموں کی تاب نہ لا کر ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ء کو ایک سعادت مندانہ رتبۂ شہادت پر فائز ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر گوناگوں خصوصیات کے حامل راہنما تھے۔ آپ ایک شعلہ بار خطیب ہی نہیں بلکہ ممتاز سیاسی رہنما بھی تھے۔ ملکی ودینی سیاست میں ایک قد آور شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ مسلک اہل حدیث سے بڑی گہری محبت رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے جس سٹیج پر بھی خطاب کیا وہاں مسلک اہل حدیث کا آوازہ بھی بلند کیا۔ اے آر ڈی کی سیاسی تحریک ہو یا تحریک نظامِ مصطفیٰ کی مجالس، تحریک ختم نبوت ہو یا کوئی مذہبی وقومی تحریک، ان سب تحریکوں میں مسلک اہل حدیث کے غیور نمائندے کے طور پر سامعین کو اپنی گھن گرج سے آراستہ تقاریر سے گرما دیا کرتے تھے۔

ہم نے چنیوٹ شہر میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنسوں میں علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کو بارہا سنا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام دسمبر کے مہینے میں یہ کانفرنس ہر سال چنیوٹ کے پبلک پارک میں منعقد ہوا کرتی تھی۔ عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے مذہبی وسیاسی راہنما وقائدین اس کانفرنس میں تشریف لایا کرتے تھے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے بھی کئی مرتبہ اس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

بعد ازاں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ نے تحفظ ختم نبوت کی چوکیداری کے لیے اہل حدیث مسلک کے حاملین کو محافظ گردانتے ہوئے، اہل حدیث خاتم النبیین کانفرنس کی بنا ڈالی۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے پریس کانفرنس میں ارشاد فرمایا کہ سارقین ختم نبوت کے خلاف جن لوگوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں ان میں اہل حدیث کا وافر حصہ ہے۔ سیّد نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا بشیر احمد سہسوانی، مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہم اللہ کے علاوہ بے شمار اہل حدیث علمائے کرام نے اہل حدیث کے سٹیج سے تحفظ ختم نبوت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ علامہ صاحب نے اہل حدیث خاتم النبیین کانفرنس چنیوٹ منعقد کرنے کے لیے ۱۸، ۱۹ مارچ ۱۹۸۷ء کا دن مقرر فرما دیا۔

اس کانفرنس میں آپ نے ایک تاریخی خطاب فرمایا تھا۔ اس وقت بارش شروع ہوچکی تھی آپ کی گھن گرج سے چنیوٹ کے در ودیوار بھی گواہی دے رہے تھے کہ اگر کوئی ختم نبوت کے رکھوالے ہیں تو وہ اہل حدیث ہیں۔ اس تاریخی کانفرنس میں پنجاب بھر سے اور ملک کے دیگر علاقوں سے لوگوں نے بھرپور شرکت کی تھی۔ قافلہ در قافلہ کارواں چنیوٹ شہر میں وارد ہو رہے تھے کہ پورا شہر قادیانیت جیسے سارقین ختم نبوت کے خلاف نعروں سے گونج اٹھا تھا۔ چنیوٹ کی دو پہاڑیاں اہل حدیث حضرات سے بارونق ہوچکی تھیں۔ ڈاک خانہ گراؤنڈ میں یہ کانفرنس کیا تھی ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی، سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاضی محمد اسلم سیف، حافظ عبداللہ شیخوپوری، قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی اور دیگر حضرات نے ولولہ انگیز تقاریر فرمائیں۔ خطبہ جمعہ مولانا محمد عبداللہ گوجرانوالہ نے پڑھایا تھا۔

علامہ صاحب کے خطاب کے دوران بارش شروع ہوئی۔ علامہ صاحب سردی کے باوجود خطاب جاری رکھے ہوئے تھے اور ہوا سے جب قناتیں ہلنے لگیں تو علامہ صاحب نے فرمایا: ''ان بارش کے قطرات نے میرے زخموں کو ہرا کر دیا ہے۔ میں آج چنیوٹ کے اس وسیع میدان میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ختم نبوت کے اگر صحیح رکھوالے ہیں تو وہ اہل حدیث ہیں۔ اور فرمایا کہ ''اہل حدیثو! یہ صدی اہل حدیث کی صدی ہے۔ ان شاء اللہ۔ زمانہ تمھارے قدموں کی چاپ کا منتظر ہے اور آپ دیکھیں گے کہ اہل حدیث ہی اس ملک میں قال اللہ وقال الرسول کے کلمے کو بلند کریں گے۔''

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ایک خطیب، مصنف، مترجم، مؤلف اور سیاسی ومذہبی راہنما بھی تھے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ پر کئی ایک مضامین شائع ہوچکے ہیں۔ کئی چھوٹی بڑی کتب بھی ہیں۔ اہل حدیث خاندان کے فرد فرید ہونے کے ساتھ ساتھ قومی سیاست میں بھی ایک مقام حاصل کر چکے تھے۔ صحافی بھی تھے۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے ۱۹۶۷ء میں ایڈیٹر مقرر ہوئے تھے۔ بعد ازاں انھوں نے ''ترجمان السنۃ'' کے نام سے اپنا ایک ماہنامہ بھی جاری کر لیا تھا۔ کئی ایک اخبارات وجرائد میں آپ کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ خطبات علامہ احسان الٰہی کے نام سے مکتبہ قدوسیہ لاہور نے ایک کتاب بھی شائع کر دی ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ عربی، فارسی، اردو میں خطابت وکتابت کر سکتے تھے۔ ایران اور عراق کی افسوس ناک جنگ کے دنوں میں علامہ صاحب نے عراقی صدر صدام حسین کی موجودگی میں عربی میں ایک ولولہ انگیز خطاب کیا تھا۔ یہ والہانہ خطاب بھی بڑا شان دار تھا کہ صدام حسین نے علامہ صاحب کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل تھے۔ انھوں نے عربی زبان میں ''القادیانیہ'' اور اہل السنہ والتشیع ودیگر کتابیں لکھیں، اردو میں اسلام اور

باقی صفحہ 17 پر

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

گرجا گھروں پر حملے اور اسلامی روایات

تحریر: جناب رانا شفیق خان پسروری

لاہور کے علاقے یوحنا آباد کے دو گرجا گھروں پر حملہ نہایت افسوس ناک بھی ہے اور قابل مذمت بھی۔ یہ حملہ صرف چرچ پر نہیں ہوا بلکہ اسلام، پاکستان اور مسلم روایات پر بھی ہوا ہے۔ ہر درد دل رکھنے والا اس اندوہناک واقعہ پر غم و غصے کی کیفیت میں ہے۔ یہ اسلامی روایات و تعلیمات پر بم باری ہے۔ اسلام رنگ و نسل اور علاقائی و طبقاتی تقسیم در تقسیم کے خاتمے کا دین ہے۔ اخوت و محبت، باہمی رواداری اور باہمی ہمدردی کا مستحسن دین و نظام ہے۔ اس فطرتی دین میں اختلاف الوان و تباین لسان کی وجہ سے کسی کو کسی پر فوقیت نہیں، بلکہ نیکی و احسان کی بنا پر عظمت اور رفعت ملتی ہے۔ اس میں ساری خلق و کائنات، خالق کا ایک کنبہ قرار پاتا ہے۔ اس لیے سب کو بہر حال ہر ایک کا ہر دم خیال رکھنا ہوتا ہے اور یوں انسان کہلوانے کا حق دار وہ ٹھہرتا ہے جو انس سراپا ہو۔ جس کے دل میں دوسروں کے لیے اخلاص و الفت ہو کہ خالق نے پیدا کیا انسان کو درد دل کے واسطے۔

دین اسلام میں انسان کی زندگی نہایت قیمتی قرار دی گئی ہے۔ ایک انسان کا قتل گویا پوری انسانیت کا قتل ہے اور ایک انسان کی زندگی پوری انسانیت کی زندگی ہے۔ دوسروں کی خبر گیری، مسکینوں کو کھانا کھلانا، یتیموں کا خیال رکھنا، دکھیوں کے دکھ بانٹنا (قرآنی حکم کے مطابق) دین ہے اور اس طرف توجہ نہ دینے والا دین کو جھٹلانے والا بن جاتا ہے۔ ہمسایہ کو خوشی میں شامل کرنا' اس کو تکلیف سے بچانا اس کو تسکین پہنچانا اور اس کو اپنی آسائش میں ساجھی بنانا یوں لازم کر دیا گیا ہے کہ کوئی نظریہ اور مذہب آڑے نہیں آ پاتا۔ رسول رحمت تو ہیں ہی رحمت العالمین کہ کائنات کا کوئی طبقہ و دائرہ آپ کے حیطہ رحمت سے باہر ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ ﷺ کی بخشی ہوئی لطافتیں تو عام ہیں، اتنی عام کہ مسلموں اور غیر مسلموں، یگانوں اور بیگانوں سبھی کو یکساں طور پر نہال کر چھوڑتی ہیں۔

آپ ﷺ تو ان کے لیے بے قرار و مضطرب رہا کرتے تھے جن کا وطیرہ ہی آپ ﷺ کو ایذا پہنچانا تھا۔ ساری ساری رات دنیا کے رہنے والوں (تمام) کے لیے دعائیں مانگتے اور گڑگڑا کر روتے ہوئے گزار دیتے تھے۔ مکہ والوں نے تھوڑا تو نہیں ستایا تھا' کیا ستم تھا جو روا نہ رکھا مگر رحمت جہاناں نے غلبہ و فتح کے باوجود ان پر بھی ﴿لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ﴾ کا تسکین بھرا بادل برسا دیا تھا۔ مجھے جس سوہنے نبی ﷺ سے تعلق خاطر کا دعویٰ ہے اس پیارے نے تو واضح الفاظ میں کہا تھا ''جس نے کسی معاہد و ذمی (غیر مسلم اقلیتی) پر ظلم کیا، اس کو ستایا، اس کی کوئی چیز اس کی دلی مرضی کے بغیر لی (وہ جان لے کہ) قیامت کے روز میں اس ذمی کا وکیل ہوں گا۔ یہ اسی کی تربیت کا اثر تھا کہ صحابہ کرامؓ مشکلات کے باوجود ذمیوں (غیر مسلم اقلیتی لوگوں) کے اموال و اسباب کی طرف نگاہ تک اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے۔ ابو عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعدؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، رات ہوئی تو قریب میں ایک ذمی کا گھر تھا، پتہ کیا، مگر وہ گھر میں موجود نہیں تھا۔ حضرت سعدؓ نے مجھے کہا ''اگر تم، کل قیامت کے روز ایمان کی حالت میں اپنے رب سے ملنا چاہتے ہو تو اس (غیر مسلم) کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں: چنانچہ ہم نے ساری رات بھوک کی حالت میں اس ذمی کی دیوار کے سائے میں گزار دی۔''

اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلموں کو ذمی کہا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی جان و مال، عزت اور شہری حقوق کی کامل حفاظت اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنے دین و طریق کے ساتھ مسلمانوں کی کفالت اور ذمہ میں آ جاتا ہے' کیوں نہ آئے کہ رسول رحمت ﷺ نے خود فرمایا تھا: ''تم پر کوئی گرفت نہیں، مذہب کے معاملے میں بھی تم آزاد ہو اور ہماری ذمہ داری میں ہو، اللہ اور رسول ﷺ تمہاری ہر طرح کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔'' سنن ابوداود کی روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی ذمی کو ستایا تو (جان لے) میں قیامت کے روز اس ذمی کی طرف سے اسی سے جھگڑوں گا اور پھر میں ہی غالب ہوں گا۔'' اہل نجران سے معاہدے میں فرمایا: ''ہم ذمہ دار ہیں، تمہارے اور تمہارے ہمسایہ و حلیفوں کے وطن اور بیرون وطن تمہارے اموال و نفوس کے تحفظ کے (اہل نجران کے) مذہب اور قرابت داروں کی عزت و وقار پر تحفظ فراہم کریں گے۔ پادریوں، گوشہ نشینوں اور دیگر مذہبی رہنماؤں کی عزت و احترام کا خیال رکھیں گے، قبل از اسلام کے قتل پر مواخذہ نہ ہوگا۔ نہ ہی کسی فرد کو کسی دوسرے کی وجہ سے پکڑا جائے گا اور عدالتوں میں (بغیر تمیز کے) مکمل انصاف ملے گا۔''

حضرت عمرؓ پر اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والے ایک فرد نے حملہ کیا تھا۔ آپؓ جان کنی کے عالم میں تھے، پھر بھی فرمایا: ''میری، اپنے بعد کے خلیفہ کے لیے وصیت ہے کہ وہ اسلامی ریاست کے معاہد (غیر مسلموں) سے بھلائی ہی بھلائی کریں، ان سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کریں، ان کے لیے لڑنا پڑے تو ہچکچائیں نہیں اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالیں۔''

تاریخ میں ایک ایسا واقعہ بھی ہے کہ جو اسلامی ریاست میں، غیر مسلموں کے حقوق کی اعلیٰ ترین مثال پیش کرتا ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک یہودی کے پاس زرہ گروی رکھی۔ قرض کی ادائیگی کے بعد زرہ مانگی تو اس نے کہا کہ یہ تو میری ہے۔ حضرت علیؓ امیر المومنین تھے، مگر سختی نہیں کی، معاملہ قاضی شریح کی عدالت میں پہنچا۔ حضرت علیؓ سے گواہ طلب کئے گئے، انہوں نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ اور غلام کے نام دیئے، مگر قاضی نے ان قریبیوں کی گواہی قبول نہ کرتے ہوئے امیر المومنین کے مقابل غیر مسلم کے حق میں فیصلہ کر دیا اور امیر المؤمنین نے اس فیصلے کو برضا و رغبت قبول کر لیا۔ یہ رویہ دیکھ کر وہ غیر مسلم اسلام کی آفاقیت کے دائرے میں آ گیا اور حضرت علیؓ سے مل کر مسلمان ہو گیا۔ اموی حکمران ولید بن عبدالمالک نے جامع مسجد دمشق کو وسیع کرنے کی خاطر ارد گرد کے مکانات خرید کئے، ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گرجا بھی تھا وہ بھی شامل کر لیا۔ محدود عیسائی گھرانے چپکے بیٹھے رہے۔ مگر جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے شکوہ

کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسی وقت حکم دیا کہ جامع مسجد دمشق کا وہ حصہ جو گرجا والی جگہ پر ہے گرا دیا جائے اور سرکاری خرچے پر وہاں گرجا تعمیر کر دیا جائے۔ (غور کیجئے، اس وقت اسلامی ریاست پوری دنیا میں ایک ہی تھی اور دمشق دارالحکومت تھا۔ جامع مسجد کی حیثیت مرکزی تھی، پھر بھی امیر المومنین نے گرجا کے حق ذمہ کا خیال رکھا) مسلمانوں میں اس حکم سے اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ مگر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے احکامات جاری کر دیئے۔ چنانچہ مسلم زعماء عیسائی لوگوں سے ملے، انہیں وافر مال اور جگہ دے کر راضی کیا اور انہی کو امیر المؤمنین کے پاس بھیج کر جامع مسجد کو ٹوٹنے سے بچا سکے۔

پاکستان میں موجود سارے شہری (خواہ کسی دین کے حامل ہوں) یکساں شہری حقوق رکھتے ہیں۔ ان کو تحفظ دینا ہر مسلم پاکستانی کی ذمہ داری ہے اور ان پر بھی لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کے قبلی و روحانی معاملات کا احساس کریں، کسی طور پر اسلامی شعائر بالخصوص عظیم ترین و مقدس ترین مقامات اور ہستیوں کی عظمت و حرمت کا (دونوں ہی طبقات) یکساں خیال رکھیں۔ اک دوسرے کے جذبات و احساسات کا خیال رکھنے ہی میں امن وسکون بھی ہے اور یہی باہمی رواداری کا مظہر ہے۔

لاہور کے گرجا گھروں پر حملے پر تمام پاکستانی قوم (خواہ مسلم خواہ عیسائی) غم و غصے کی کیفیت میں آ گئی، اس سانحے کے ساتھ ایک اور بڑا سانحہ ہوا کہ غیر مسلم مظاہرین نے دو مسلمانوں کو زندہ جلا دیا۔ جن لوگوں نے گرجا گھروں پر حملہ کیا وہ وہی دہشت گرد ہیں جو آئے روز مسجدوں اور دیگر مقدس و معبد مقامات پر حملہ کرتے رہتے ہیں۔ وہ پوری پاکستانی قوم کے دشمن ہیں۔ ایسے میں مسیحی قائدین کو سوچنا چاہیے کہ یوحنا آباد کے سانحہ میں مسیحی افراد سے پہلے تو ان کی حفاظت کرنے والے مسلمان افراد شہید ہوئے ہیں پھر ان کے معتقدین اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف کیوں نعرہ زن ہیں؟ پاکستانی جھنڈے کیوں جلا رہے ہیں؟ اور مسلمان بے گناہوں کو کیوں زندہ جلا دیا گیا؟ حکومت کو چاہیے کہ جہاں بم دھماکہ کرنے والوں کی گرفتاری کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں وہاں فوراً ان لوگوں کو بھی گرفتار کیا جائے جنہوں نے دو بے گناہ لوگوں کو زندہ جلا دیا۔ اسلام نے ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے۔ اگر ان دو بے گناہوں کے قاتلوں کو گرفتار نہ کیا گیا تو خدشہ ہے کہ ردعمل کے نام پر کہیں دوسرے لوگوں پر بھی حملے نہ شروع ہو جائیں۔

بقیہ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

مرزائیت لکھی، اس کے علاوہ بھی کتب تحریر فرمائیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ۱۹۶۷ء میں اہل حدیث کی قدیم مسجد چینیانوالی میں خطیب مقرر ہوئے۔ عیدین کا خطبہ منٹو پارک مینارِ پاکستان میں ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

ملک کے ممتاز ادیب وخطیب اور معرکہ آراء شاعر جناب شورش کاشمیری نے علامہ کے متعلق لکھا تھا: ''انشاء پردازی ان کی جیب کی گھڑی اور تقریر وخطابت ان کے ہاتھ کی چھڑی ہے۔'' بہت سی خوبیوں کے مالک اور بلند آہنگ خطابت کے بے تاج بادشاہ کو سیرت النبی ﷺ کے ایک جلسے میں لاہور کے مینارِ پاکستان کے قریب کسی شقی القلب نے ٹائم بم کے حملے کے ذریعے ۲۳/ مارچ ۱۹۸۷ء کی رات نشانہ بنایا۔ یوں مسلک اہل حدیث کا عظیم راہنما جماعت وقوم کو داغ مفارقت دے کر ۳۰/ مارچ ۱۹۸۷ء کو جنت البقیع کے قبرستان میں جا سویا۔

علامہ کی شہادت سے ایک ہفتہ قبل ہی چنیوٹ شہر کی خاتم النّبیین کانفرنس میں ان کا ولولہ انگیز خطاب ہوا تھا۔ ان کی شہادت پر ٹیلی ویژن کے ذریعے جب خبریں آئیں تو بلاتفریق مسلک ومشرب لوگوں کو حتی کہ عورتوں اور بچوں تک کو ہم نے روتے ہوئے دیکھا۔

چنیوٹ کا بادشاہی مسجد میں ایک احتجاجی جلسہ ہوا۔ پھر ایک ریلی نکلی اور سارے شہر میں ہڑتال بھی ہوئی۔ یہی حال کئی دوسرے شہروں میں بھی ہوا۔ یہ چند یادگاری الفاظ ہیں۔ اللہ کریم شہدائے اہل حدیث علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا عبدالخالق قدوسی، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی، شیخ احسان الحق اور محمد سلیم فوٹو گرافر رحمہم اللہ کو جنت الفردوس نصیب فرمائے، آمین۔

ملتان میں ماہانہ سلسلہ دروس قرآن مجید

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہلحدیث یوتھ فورس ملتان کے زیر اہتمام امیر ضلع فضیلۃ الشیخ محمد شریف چنگوانی حفظہ اللہ کی سرپرستی میں 51واں ماہانہ سلسلہ دروس قرآن مجید کا شیڈول حسب ذیل ہے:

- 20 مارچ 2015ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب' بمقام جامع مسجد اہلحدیث جنازگاہ منظور آباد ملتان' خطیب حضرت مولانا عنایت اللہ رحمانی ضلعی ناظم ملتان
- 25 مارچ 2015ء بروز بدھ بعد نماز عصر بمقام جامع مسجد ابوخالد بالمقابل الیف جی بوائز ہائی سکول ملتان کینٹ' خطیب حضرت مولانا عبدالحمید عابد' امیر سٹی ملتان
- 27 مارچ 2015ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب' بمقام جامع مسجد امیر السلفیہ اہلحدیث نشیمن کالونی ملتان' خطیب حضرت مولانا محمد صدیق حامد ناظم تبلیغ ضلع ملتان۔
- 03 اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب' بمقام جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث کڑی داود خاں ملتان' خطیب ڈاکٹر حافظ نصر اللہ صاحب نائب امیر ملتان
- 10 اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب' بمقام جامع مسجد اہلحدیث ڈوگراں والی محلہ گوشالہ ملتان' خطیب حضرت مولانا حافظ محمد ریاض عاقب' نائب امیر ضلع ملتان۔
- 17 اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد دارالایمان شالیمار ٹاؤن ملتان' خطیب حضرت مولانا محمد عمر خاں چنگوانی مدرس مرکز ابن القاسم الاسلامی بوسن روڈ ملتان۔

منجانب: قاری طاہر محمود ناظم نشر واشاعت ضلع ملتان

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' کی توسیع اشاعت مہم

- مولانا عارف محمود سلفی' جناب حافظ بلال احمد امیر وناظم تحصیل پنڈی گھیب نے فی الحال ۱۶ عدد رسالے جاری کروائے ہیں اور بہت جلد مزید لگوانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)
- محمد عمران مجاہد (فیروز وٹواں) نے ہفت روزہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون کیا' ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ (ادارہ)

ماہانہ درس قرآن

مرکزی جامع مسجد مبارک اہلحدیث لاہوری گیٹ چنیوٹ میں 30 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء 116واں ماہانہ درس قرآن بسلسلہ تکمیل تفسیر القرآن منعقد ہو رہا ہے جس میں پروفیسر محمد یٰسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد' مفتی عبدالحنان زاہد' جامعہ سلفیہ فیصل آباد' اور حضرت سیف اللہ خالد ملتانی خطابات فرمائیں گے۔

قاری عبداللہ نثار' خطیب مسجد مبارک اہلحدیث چنیوٹ

تحریک پاکستان اور علمائے اہل حدیث

تحریر: جناب مولانا محمد یوسف انور

علامہ اقبالؒ نے مسلم گ کے اجلاس الٰہ آباد منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء میں اپنے صدارتی خطبہ میں پاکستان کا تصور پیش کیا تھا۔ اس اجلاس میں اس دور کے بلند پایہ مسلم لیگی رہنماؤں اور دیگر قائدین میں حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ بھی موجود تھے۔

عام وخاص لوگوں نے اس تصورِ پاکستان کو ایک خواب سے تعبیر کیا لیکن علامہ کی مردم شناس نگاہوں اور سیاسی بصیرت نے اس خواب کی تعبیر کے لیے قائداعظم محمد علی جناح جیسی عبقری شخصیت کا انتخاب کیا اور انہیں مختلف موقعوں پر خطوط اور بالمشافہہ وضاحت کی کہ مسلمانان ہند کو اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کے لیے ایک ریاست کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ قائداعظم خم ٹھونک کر آگے بڑھے اور پھر وہ وقت بھی آ گیا جب انہوں نے لارڈ مونٹ بیٹن کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ

''یہاں ہندوستان میں دو الگ الگ قومیں بستی ہیں جن کا جینا مرنا اور اٹھنا بیٹھنا الگ ہے' غمی وخوشی کے طور طریقے علیحدہ علیحدہ ہیں' پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک کی ساری رسومات جدا جدا ہیں' ہندوؤں کے سینکڑوں بھگوان اور اوطار ہیں مگر ہمارا صرف ایک خدا ہے' وہ جس گائے کو بھگوان کا درجہ دیتے ہیں ہم اسے شوق سے ذبح کر کے کھا جاتے ہیں۔''

بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو مینار پاکستان لاہور میں مسلم لیگ کے عظیم الشان جلسہ میں قرار داد پاکستان پیش کر دی گئی۔ قائداعظم کی صدارت میں منعقدہ اس جلسۂ عام میں اسٹیج پر زعمائے قوم میں جماعت اہل حدیث کے جلیل القدر علماء حضرت حافظ محمد گوندلوی' حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی تشریف فرما تھے۔ بنگال سے آئے ہوئے مسلم لیگی لیڈر اے کے فضل الحق جنہوں نے قرار داد پیش کی' مسلک اہل حدیث کے حامل تھے۔ (پاکستان بننے کے بعد وہ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ بھی رہے تھے۔)

تائیدی تقریروں کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی جسے ''قرارداد لاہور'' کا نام دیا گیا' لیکن ہندو پریس اور کانگریسی علماء نے اسے ''قرار داد پاکستان'' کا نام دے دیا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ علالت کے سبب جلسہ میں شرکت نہ کر سکے' انہوں نے اپنے اخبار ''اہل حدیث'' میں قرارداد کی بھرپور تائید کی۔

تحریک پاکستان کے مخالفین کا استدلال یہ تھا کہ مسلمان کوئی الگ قوم نہیں ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد' مولانا حسین احمد مدنی اور جمعیت علمائے ہند کے دیگر زعماء نے اسی موقف پر انڈین نیشنل کانگریس کا ساتھ دیا جبکہ علامہ اقبال' مولانا سید محمد داود غزنوی اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے مسلمانوں کے ایک الگ قوم ہونے کے تصور کی نہ صرف حمایت کی بلکہ جمعیت علمائے ہند کے اس تصور قومیت کو قرآن وسنت کی روشنی میں مسترد کیا۔ مولانا سیالکوٹی نے کانگریسی علماء کے سامنے پانچ سوالات رکھے اور کہا کہ ان کا جواب اگر درست دے دیا جائے تو وہ مسلم لیگ کو چھوڑ کر کانگرس میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن مخالفین لاجواب ہو گئے۔

انہی دنوں حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ روپڑی نے فتویٰ دیا کہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان کو مسلم لیگ کا ساتھ دے کر تحریک پاکستان کے لیے کام کرنا چاہیے۔ چنانچہ اضلاع امرتسر جالندھر لدھیانہ گورداسپور اور مشرقی پنجاب کے قصبات ودیہات میں علمائے اہل حدیث نے بے پناہ جانی ومالی قربانیاں دیں' یہاں تک کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

قرار دادِ پاکستان کی بنیاد بننے والا ''دوقومی نظریہ'' تو صدیوں سے موجود تھا لیکن برصغیر میں اس نظریہ کی بنیاد پر مسلمانوں کے لیے الگ ملک پاکستان کے قیام کا مطالبہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو کیا گیا۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے اس آفاقی حقیقت کو اپنے ان الفاظ میں طشت از بام کیا۔ انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''پاکستان تو اسی دن معرض وجود میں آ گیا تھا جس دن یہاں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔''

قرار دادِ پاکستان کی منظوری کے بعد تحریک پاکستان انتہائی جوش وجذبے کے ساتھ پورے برصغیر میں شروع ہو گئی' لیکن ہندو پریس اس قرار داد کی تردید میں روز بروز شدت پیدا کرتا چلا گیا۔ مسٹر گاندھی نے اپنے اخبار ''ہریجن'' میں لکھا کہ میرا خیال ہے کہ مسلمان تقسیم کو قبول نہیں کریں گے' ان کا مذہب انہیں اس قسم کی واضح خودکشی کی اجازت نہیں دے گا۔ گاندھی نے بار بار لکھا کہ دوقومی نظریہ ایک جھوٹ ہے' میری روح اس نقطۂ نظر کے خلاف بغاوت کرتی ہے کہ ہندومت اور اسلام دو مختلف عقیدوں اور متضاد تہذیبوں کا نام ہے۔ ہندوؤں کے اخبارات پرتاپ اور ملاپ وغیرہ بھی قرار داد پاکستان کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر لکھتے تھے لیکن مولانا ظفر علی خاں ''زمیندار'' میں' مولانا غلام رسول مہر اور مولانا عبدالمجید سالک ''انقلاب'' میں اور حمید نظامی ''نوائے وقت'' میں اپنے زور دار اداریوں اور مضامین میں ان کا پورا پورا دفاع کرتے۔ مولانا ظفر علی خان منظوم اور نثر دونوں طریقوں سے ہندو پریس کو ناکوں چنے چباتے۔ الغرض دن بہ دن تحریک پاکستان آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس زمانے میں میرا بچپنا تھا۔ والد صاحب ''زمیندار'' اور ''نوائے وقت'' دونوں اخبارات خریدتے تھے' آج بھی وہ ایام یاد آتے ہیں تو بہت سے دلخراش واقعات وسانحات سامنے آجاتے ہیں۔

برصغیر کے طول وعرض میں پھیلی تحریک پاکستان ایک غلغلہ کی صورت اختیار کر چکی تھی جس میں اہل حدیث علماء خصوصاً مولانا سید محمد داود غزنوی اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا بڑا اعلیٰ کردار رہا جنہوں نے قائداعظم کے ہمراہ ملک کے دور دراز علاقوں تک کا سفر کیا اور قائد کے ساتھ جلسہ ہائے عام سے خطاب فرماتے رہے' کلکتہ کے ایک جلسہ میں پاکستان کا مطلب کیا ''لا الٰہ الا اللہ'' کا نعرہ مولانا میر سیالکوٹی نے دیا۔ دوسرا نعرہ ''لے کے رہیں گے پاکستان'' ..... ''بن کے رہے گا پاکستان'' یہ نعرہ مولانا

غزنوی نے ڈھاکہ کے جلسہ میں لگایا تھا' دونوں نعروں سے ملک کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ گونج رہا تھا۔

آج کل افسوسناک امر یہ ہے کہ نظریہ پاکستان کی نفی کی جارہی ہے۔ سیکولر طبقہ قائداعظم کی بعض تقریروں میں گڑبڑ کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ قائد نے اسلام کے بارے میں بیشتر مقامات پر جو بھی بات کی اس کے بیشمار اقتباسات موجود ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں میں برملا کہا کہ ہمارا قانون' ہمارا نظام بلکہ ہماری ہر شے اسلام کے مطابق ہوگی۔ قیام پاکستان سے ایک سال قبل ۶ مارچ ۱۹۴۶ء کو انہوں نے فرمایا:

''ہمیں قرآن پاک' حدیث شریف اور اسلامی روایات کی طرف رجوع کرنا ہوگا جس میں ہمارے لیے مکمل رہنمائی ہے۔''

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کے بعد ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''اسلامی اصول آج بھی ہماری زندگی کے لیے اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح ۱۳۰۰ سال پہلے تھے۔''

وہ یہ نہیں سمجھ سکے کہ لوگوں کا ایک گروہ جان بوجھ کر فتنہ اندازی سے یہ بات کیوں پھیلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کا آئین شریعت کی بنیاد پر مدون نہیں ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو قرارداد مقاصد پاس کی' اس قرارداد کے مسودہ کو تیار کرنے میں مشرقی پاکستان سے اہل حدیث ممبر اسمبلی مولانا اکرم خان ایڈیٹر روزنامہ ''اتفاق'' کا نمایاں کردار تھا۔

۱۹۵۱ء کے آغاز میں جبکہ نوزائیدہ مملکت پاکستان میں قرآن وسنت کے مطابق آئین سازی کے لیے علمائے کرام حکومت کو توجہ دلا رہے تھے تو مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان نے یہ بڑھ ہانکی کہ ہم کس فرقہ کا اسلام نافذ کریں؟ اس بیان کو دینی طبقہ کے لیے ایک چیلنج سمجھتے ہوئے مولانا سید محمد داود غزنوی میدان عمل میں آئے اور تمام مکاتب فکر کے ممتاز علماء سے رابطہ قائم کیا جس کے بعد ۹ فروری ۱۹۴۹ء کو علماء کے نمائندہ اجلاس منعقدہ کراچی میں ۲۲ نکات پر مشتمل متفقہ دستاویز تیار کی گئی۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا سید سلیمان ندوی نے کی تھی اور اس تاریخی اجلاس میں مولانا غزنوی کے ساتھ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی' مولانا محمد اسماعیل سلفی' مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا محمد حنیف ندوی جیسے علم وفضل کے حاملین علمائے اہل حدیث نے شرکت فرمائی تھی۔ اسی قرارداد مقاصد اور ۲۲ نکات کو جنرل ضیاء الحق نے آئین پاکستان کا حصہ بنایا۔

گذشتہ ۶۷ سالہ ملکی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ جب بھی ملک میں نفاذ اسلام کے لیے کوئی قدم اٹھایا گیا' کوئی تحریک چلائی گئی' تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا تحریک ختم نبوت ان تمام کاوشوں میں علمائے اہل حدیث کا کردار سرفہرست رہا۔ حال ہی میں ۱۵ مارچ کو خانیوال میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی اجلاس شوریٰ نے اپنی سابقہ بالغ نظر قیادت پر اعتماد کرتے ہوئے متفقہ طور پر آئندہ کے لیے بھی منتخب کیا ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ' ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ ایم این اے اور ناظم مالیات حاجی عبدالرزاق حفظہ اللہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے درخشندہ ماضی اور شاندار روایات کے امین ثابت ہوں گے اور مسلک کی ترویج واشاعت' نفاذ اسلام کی جدوجہد اور ملکی وملی سیاسیات' دہشت گردی کے انسداد کے سلسلہ میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ ان شاء اللہ!

مولانا محمد نعیم بٹ ..... قائم مقام مرکزی ناظم اعلیٰ!

جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان وایم این اے ان دنوں بیرونی ممالک کے دورہ پر ہیں' ان کی عدم موجودگی میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد نعیم بٹ قائم مقام ناظم اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیں گے۔ (ناظم مرکزی سیکرٹریٹ)

ھدیۂ تبریک

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے ایک بار پھر سینیٹر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے چھٹی بار امیر' محسن جماعت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کو ناظم اعلیٰ اور محترم حاجی عبدالرزاق کو ناظم مالیات بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مختلف مقامات سے احباب جماعت نے مبارکباد کے پیغامات ارسال کیے ہیں۔ (ادارہ)

⊙ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن سلفی' امیر جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان ⊙ حضرت مولانا عبدالعزیز راشد نائب امیر پنجاب ⊙ حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی رکن مرکزی مجلس شوریٰ ⊙ صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی (فاروق آباد) ⊙ مرکزی جمعیت اہلحدیث سرگودھا کے جملہ ذمہ داران ⊙ مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس بدوملہی کے جملہ ذمہ داران ⊙ مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے جملہ ذمہ داران ⊙ محمد عبداللہ جانباز ہزاروی ساہیوال ⊙ قاری محمد اکرم مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی ⊙ صاحبزادہ حافظ عبدالباسط مدنی ⊙ صاحبزادہ حافظ جابر مدنی ⊙ مولانا حافظ ارشد محمود پنڈی گھیب ⊙ مولانا حافظ بلال زکی ⊙ عارف محمود سلفی امیر تحصیل پنڈی گھیب ⊙ الشیخ صاحبزادہ حافظ حمزہ مدنی ⊙ مولانا محمد حسن سعید منتظم دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور

علوی ٹرسٹ کے ذمہ داران کی مرکز میں آمد!

گزشتہ دنوں خالد شاہ محمد علوی برادران امیر محترم کو مبارکباد دینے کے لیے مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور تشریف لائے' جنہوں نے امیر محترم سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ جس میں انہوں نے امیر محترم کو امیر اور سینیٹر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کی۔ جماعتی خدمات اور رفاہی کاموں کو سراہا۔ وفد میں ڈاکٹر محمد خالد علوی رئیس ادارہ المشاریع والبرامج الدعویۃ جوہر آباد' خوشاب' قاری حبیب اللہ عثمانی' محمد زبیر آل محمد (مدیر العام) عابد حسین سیکرٹری سمیت دیگر ذمہ داران تھے۔ انہوں نے خوشگوار ماحول میں ملاقات کی اور امیر محترم کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور جماعت کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالغفور راشد' رانا محمد شفیق خاں پسروری' میاں محمود عباس' حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی' بابر فاروق رحیمی' نعمت اللہ ظفر سمیت دیگر احباب جماعت موجود تھے۔ بعد ازاں وفد کو رانا محمد شفیق اور ذاکر الرحمٰن صدیقی نے پیغام چینل اور مرکزی دفاتر کا وزٹ کروایا جس پر علوی برادران نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔

منجانب: عطاء الرحمٰن حقانی' ناظم دفتر A.Y.F پاکستان

اہلحدیث کانفرنس

مرکزی جامع مسجد اہلحدیث تھوہا رانا جڑانوالہ مؤرخہ 8 اپریل بروز بدھ بعد نماز عشاء' مقررین مولانا سرفراز حیدر جوہر آباد' مولانا یوسف پسروری۔

اخبار الجماعۃ

حبیب آباد میں علماء کنونشن

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہلحدیث یوتھ فورس حبیب آباد کے زیر اہتمام تبلیغی وجماعتی کام کو مزید تیز اور بہتر بنانے کے لیے ایک علماء کنونشن آٹھ مارچ کو صبح دس بجے مدرسۃ دارالسلام میں زیر سرپرستی مولانا میاں نذیر احمد صاحب سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث حبیب آباد منعقد ہوا۔ کنونشن کی صدارت مولانا محمد زبیر مجاہد امیر تحصیل پتوکی نے فرمائی' قاری فاروق اعظم کی تلاوت کے بعد سابقہ کارگزاری مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی ناظم حبیب آباد نے پیش فرمائی اور علماء کی کاوشوں کو سراہا۔ کنونشن سے سب سے پہلے مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی نے خطاب کیا اور علماء کرام کو باہم رابطہ بڑھانے پر زور دیا۔ مولانا قاری ابراہیم حامد نے کہا کہ تبلیغی پروگراموں کا دائرہ کار وسیع کیا جارہا ہے اس لیے دیہات کے علماء کرام کو بھی ان پروگراموں کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ مولانا محمد زبیر مجاہد نے جماعتی زندگی کے فوائد بیان کیے۔ آخر میں مولانا میاں نذیر احمد سرپرست حبیب آباد نے فرمایا کہ اگر ملک میں قرآن وسنت کا نفاذ ہو جائے تو تمام مسائل حل ہو جائیں۔ دعاء خیر پر کنونشن کا اختتام ہوا۔

طالب دعا: حبیب الرحمٰن یزدانی' ناظم حبیب آباد

ضلع سیالکوٹ کا انتخابی اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع سیالکوٹ کا انتخابی اجلاس 3 مارچ کو جامع مسجد اہلحدیث عیدگاہ شہاب پورہ روڈ میں جناب ملک محمد منیر اعوان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر نے علماء اہلحدیث کی دین ومسلک کے لیے دی گئی قربانیوں اور محنت سے جماعت کے مقام کو بلند کرنے کے تذکرہ سے اجلاس کا آغاز کیا۔ نگران انتخابی عمل حافظ عبدالرزاق نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب نے اراکین شوریٰ کو انتخابی عمل کے طریقہ کار سے آگاہ کیا۔ ارکان شوریٰ نے اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب کیا:

امیر: مولانا ملک محمد منیر اعوان

ناظم: جناب کفایت اللہ شاکر

ناظم مالیات: جناب پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن

اجلاس مولانا تنویر قمر کی دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔

ڈاکٹر عبدالسمیع' نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہلحدیث ضلع سیالکوٹ

تحصیل پنڈی گھیب کی کابینہ

سرپرست: حاجی متوالی خان

امیر: عارف محمود سلفی

ناظم: حافظ بلال احمد رائیں

ناظم مالیات: محمد اسلم

نائب امیر اول: مولانا ریاض نائب امیر دوم: حاجی شاہجہان

نائب ناظم: محمد خان معاون غلام محی الدین

شعبہ خدمت خلق خضر حیات شعبہ نشرواشاعت قاری جمیل الرحمٰن

منجانب: قاری جمیل الرحمٰن۔ شعبہ نشرواشاعت تحصیل پنڈی گھیب

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع سانگھڑ کا انتخاب

امیر.....مولانا اظہر اقبال باجوہ 0306-9780350

ناظم.....مولانا محمد سیف اللہ ربانی 0302-7198478

ناظم مالیات.....حاجی محمد اشرف

انتخابات مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع پاکپتن

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع پاکپتن کے انتخابات عمل میں آئے اور مندرجہ ذیل ذمہ داران منتخب ہوئے:

امیر: قاری محمد یحییٰ ناظم: قاری محمد یعقوب طاہر

ناظم مالیات: محمد شکیل علوی

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا انتخاب

امیر.....مفتی محمد اسلم خاں ناگرہ

ناظم.....چوہدری محمد اسلم چیمہ

ناظم مالیات.....ملک محمد اسلم آزاد

منجانب: قاری عبدالرشید عابد' ضلعی ناظم نشرواشاعت

جامعہ فاروقیہ حویلی لکھا

12 مارچ 2015ء کو بندہ' طلبہ کا امتحان لینے کے لیے جامعہ فاروقیہ اہلحدیث حویلی لکھا حاضر ہوا۔ حفظ القرآن وناظرۃ القرآن کے 43 طلبہ نے بڑی دلچسپی اور دلجمعی سے امتحان دیا' طلبہ کی مجموعی حالت بہت اچھی رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نونہالوں کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائے۔ جامعہ کے ناظم قاری محمد یونس صاحب جو بڑے دینی جذبے سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جو قابل ستائش ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول کرے اور ادارہ کے جملہ معاونین کو دارین میں کامیاب فرمائے۔ آمین!

منجانب: قاری مرتضیٰ ظہیر' ممتحن جامعہ فاروقیہ اہلحدیث حویلی لکھا

گجرات میں تاجدار انبیاء کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گجرات کے زیر اہتمام 19 ویں سالانہ دعوت تاجدار انبیاء کانفرنس ﷺ 2 فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد صدیقہ اہلحدیث گجرات میں منعقد ہوئی جس کی صدارت چوہدری بشیر احمد نے کی' حافظ طارق محمود یزدانی نے کہا کہ رسول ہاشمی ﷺ نے آکر لوگوں کے دلوں کو قرآن وسنت کے نور سے منور کیا اور ان کے دلوں کو شرک وبدعات کی بیماریوں سے پاک کیا۔ حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی صاحب نے فرمایا کہ اپنی جان ومال اولاد اور سارے جہان سے بڑھ کر سیرۃ مصطفیٰ ﷺ سے محبت کی جائے۔ حضرت مولانا نظور احمد صاحب نے کہا لوگو! عبادت صرف اور صرف ایک خدا کی کرو اور اطاعت صرف مدینے والے مصطفیٰ ﷺ کی کرو تو دارین میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ مولانا عبدالواحد سلفی نے کہا کہ حرمت رسول ﷺ کے لیے عملی طور پر ہمیں کوئی قدم اٹھانا ہوگا۔ چوہدری بشیر احمد اور مولانا محمد یحییٰ ولہلہ نے بھی خطاب کیا' کانفرنس میں حافظ عبدالوہاب عابد' حافظ محمد امین مدنی' قاری نذیر احمد سلفی سمیت کثیر تعداد میں احباب جماعت تشریف لائے۔

منجانب: ناظم A.Y.F مرکزی جامع مسجد صدیقہ اہلحدیث گجرات

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کا ماہانہ اجلاس یکم مارچ بروز اتوار جامع مسجد مقدس اہلحدیث بوپڑہ خورد میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور تبلیغی پروگرامز کا جائزہ لیا گیا جو پچھلے ماہ فروری میں 8 پروگرام تشکیل دیئے تھے وہ بہت کامیاب ہوئے۔ اگلے ماہ کے لیے بھی 8 پروگرام تشکیل دیئے گئے ہیں۔ آخر میں علماء کے اعزاز میں پر تکلف ضیافت دی گئی۔

منجانب: قاری نعیم احمد' ناظم حلقہ تھانہ تتلے عالی گوجرانوالہ

انا للہ وانا الیہ راجعون

گزشتہ دنوں چوہدری محمد انور ناظم مسجد قدس اہلحدیث ٹھٹھہ صادق آباد کی صاحبزادی مختصر علالت کے بعد باغبانپورہ لاہور میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند' تہجد گزار' اعلیٰ صفات واخلاق کی مالکہ تھیں' مولانا محمد اکرم' راقم الحروف مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس کے ارکان نے ان کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔

دعا گو: شفیق الرحمٰن' جنرل سیکرٹری A.Y.F

چک 136/10-R جہانیاں۔ خانیوال

انا للہ وانا الیہ راجعون

بستی مازک مخدوم رشید ملتان سے حاجی محمد صاحب طویل علالت کے بعد 3 مارچ 2015ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیکر اخلاق اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد اشرف فاروقی' حافظ والہ ملتان

قاری عبدالجبار تبسم مدیر جامعہ عبداللہ بن عباسؓ میاں چنوں کے والد محترم 8 مارچ 2015ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ چک نمبر 170/9-L تحصیل چیچہ وطنی میں مولانا مشتاق احمد پرواز نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام اور احباب جماعت شریک ہوئے۔

شریک غم: قاری بلال شاد نائب صدر A.Y.F تحصیل عارفوالہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ہر شہر، ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ ''ایزی پیپر سوپ'' جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں' آفس میں' مسجد میں' سکول و کالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی' ایماندار' کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال

0335/0300-5150317

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''**جوھر نایاب**'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مرکزی جمعیت اہل حدیث جام پور کی

ماشاء اللہ

کانفرنس

جام پور

زیر اہتمام جامعہ محمدیہ اہل حدیث جام پور

نہایت شان و شوکت سے منعقد ہو رہی ہے۔

بتاریخ 5 اپریل 2015 بروز اتوار

زیر صدارت

حضرت مولانا محمد یٰسین راہی صاحب حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور

زیر قیادت

محترم ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ایم این اے) صاحب حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

خصوصی خطابات

حضرت مولانا سید حافظ سبطین شاہ نقوی صاحب حفظہ اللہ

حضرت مولانا منظور احمد صاحب حفظہ اللہ

آیئے اور ایمان بڑھایئے

حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب حفظہ اللہ

حضرت مولانا محمد منشاء قادری

ودیگر علمائے کرام وخطبائے عظام خطابات فرمائیں گے۔ان شاء اللہ!

اس موقع پر جامعہ محمدیہ سے فارغ التحصیل طلباء میں سندات وانعامات تقسیم کیے جائیں گے۔ان شاء اللہ!

ناظم استقبالیہ اہل حدیث کانفرنس جام پور محمد اسماعیل ساجد 0333 8556472

مدارس محمدیہ اہل حدیث کے زیر اہتمام

عظیم الشان

کانفرنس

6 اپریل 2015

بروز پیر

بعد نماز عشاء

فاروق آباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث فاروق آباد

محمد اسلم بلوچ

0300-6434393

سعد آپٹیکل نزد ریلوے پھاٹک گکھڑ روڈ گوجرانوالہ

0300 7447217 0346 6899379

مبارک

پروفیسر جناب محترم صاحب سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

کو سینیٹر بننے پر اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ایک بار پھر بلامقابلہ امیر منتخب ہونے پر

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ صاحب

جناب محترم فضیلۃ الشیخ

کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر

اور

حاجی عبدالرزاق حفظہ اللہ صاحب

جناب محترم

کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

اس کے علاوہ

پروفیسر حافظ **عبدالستار** حامد صاحب، میاں **محمود عباس** صاحب اور مولانا **مبشر احمد مدنی** صاحب کو

بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

منجانب

بہت بہت مبارکاں

محمد عمران مجاہد فیروز وٹواں | **شفیق الرحمن** رایب کالونی فیروزوالہ شیخوپورہ | **عبدالرحیم قریشی**

مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کی

نومنتخب کابینہ 2015ء

سرپرست

چوہدری محمد حنیف کمبوہ صاحب

امیر

میاں خالد سیف اللہ صاحب

ناظم اعلیٰ

حافظ محمد زکریا عاصم صاحب

ناظم مالیات

چوہدری محمد ایوب کمبوہ صاحب

سینئر نائب امیر

ڈاکٹر محمد انس صاحب

نائب امیر

ذوالفقار علی صاحب

نائب ناظم اعلیٰ

احمد اللہ سلیم صاحب

نائب ناظم اعلیٰ

میاں عبدالغفار دھالہ صاحب

ناظم تبلیغ

حافظ عبدالمنان صاحب

ناظم خدمت خلق

چوہدری فاروق احمد موہل صاحب

ناظم نشرواشاعت

محمد اسلم پیارا صاحب

پریس سیکرٹری

احسان الرحمن مغل صاحب

سرپرست اہلحدیث یوتھ فورس

چوہدری عبداللطیف صاحب

سیکرٹری جنرل اہلحدیث یوتھ فورس

ڈاکٹر نعیم احمد انصاری صاحب

منجانب

میاں خالد سیف اللہ امیر سٹی | **حافظ محمد زکریا** ناظم سٹی

(کوٹ رادھا کشن)
0333-4992195
0300-4992195

بمقام

جامعہ علوم اثریہ جہلم

تاریخ: 9 جمعرات — 10 جمعہ

اپریل 2015

صبح 8 بجے
شام 6 بجے تک

14 واں سالانہ

آنکھوں کے علاج اور آپریشن کا

فری آئی کیمپ

- ★ جس میں بین الاقوامی شہرت یافتہ تجربہ کار، آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر آنکھوں کا معائنہ اور آپریشن کریں گے۔
- ★ تمام مستحق مریضوں کو آپریشن کے ذریعے آئی، او، ایل (IOL) بھی فری لگایا جائے گا۔
- ★ دوران علاج دوائیں، رہائش اور کھانا بلا معاوضہ مہیا کیا جائے گا۔

نوٹ آپریشن والے مریض بستر اور برتن ہمراہ لائیں۔

بتعاون: البصر انٹرنیشنل فاؤنڈیشن — مؤسسۃ البصر الدولیۃ

زیر انتظام: الابراہیم آئی ہسپتال ملیر کراچی

زیر اہتمام:
- مرکزی جمعیۃ اہلحدیث جہلم
- انجمن اہلحدیث
- اہلحدیث یوتھ فورس
- اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن

فون 84-613671 پیجر 613670 فیکس 613672 کوڈ 0544

0321-4041993

مطبع: انگلش پرنٹنگ پریس محمد عبداللہ خاور - اردو بازار لاہور

جامعہ البانیہ

قائم شدہ 1998

محمد یحییٰ الحامدی حفظہ اللہ

دو سالہ درس نظامی کا

داخلہ

شروع ہو چکا ہے

آخری تاریخ 30 مارچ ہے

جدید طریقہ تدریس سے 8 سالہ درس نظامی صرف 2 سال میں مکمل

میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلباء کے لئے خوشخبری

نصاب سال اول

سمسٹر (1) (3ماہ 10دن)	سمسٹر (2) (3ماہ)	سمسٹر (3) (3ماہ 10دن)
حصن المسلم واصول تجوید واصول صرف	ترجمۃ القرآن پارہ (1 تا 4)	ترجمۃ القرآن پارہ (5 تا 11)
عربی کا معلم حصہ (1)	عربی کا معلم حصہ (2/4)	اصول حدیث اصول فقہ اصول تفسیر
عربی کا معلم حصہ (2)	عربی کا معلم حصہ (3)	مشکوۃ (اول) 20 صفحات لفظی ترجمہ وترکیب
پارہ 30 لفظی ترجمہ	عربی کا معلم حصہ (2/4)	پارہ (29) لفظی ترجمہ وترکیب

نصاب سال دوئم

سمسٹر (1) (3ماہ 10دن)	سمسٹر (2) (3ماہ)	سمسٹر (3) (3ماہ 10دن)
ترجمۃ القرآن پارہ (12 تا 20)	ابوداؤد شریف (مکمل)	ترمذی شریف (مکمل)
بخاری شریف اول (1/3)	بخاری شریف اول (2/3)	بخاری شریف دوم (مکمل)
مشکوۃ (اول) مکمل	مشکوۃ (دوم) مکمل	مسلم (مکمل)
احکام حج، طلاق، تجارۃ، زکوۃ، جنائز، دیات اور وراثت (پر مہارت وحفظ)	اختلافی مسائل بتقلیب، فاتحہ خلف الامام آمین بالجہر رفع الیدین، 8 تراویح، شہیت اور مروجہ میت (پر اعتراضات اور جوابات حفظ مع التخریج)	ترجمۃ القرآن (21 تا 28) پارہ

روزانہ تعلیمی دورانیہ 10 گھنٹے ہوتا ہے ☆ عربی گرائمر میں 80% اور دیگر مضامین میں 60% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے ☆ جامعہ میں 15 روز پر ہر طالب علم کا تقریری مقابلے میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے ☆ تدریس کے دوران خدمت، ملاقات یا فون پر رابطے کی اجازت نہ ہوگی ☆ موبائل رکھنے کی اجازت نہ ہوگی ایمرجنسی کی صورت میں رابطہ کروایا جاسکے گا ☆ دوران تعلیم امامت وخطابت وٹیوشن اور دیگر مصروفیت کا وقت ہی نہ ہوگا ☆ ادارے کی حدود سے باہر جلسوں میں آمدورفت پر پابندی ہوگی جسمانی سزا سے پرہیز جبکہ غیر اخلاقی اور غیر مہذب گفتگو پر خارج کردیا جائیگا ☆ ذہین اور محنتی طلباء رابطہ کریں

☆ میٹرک پاس یا حافظِ قرآن اور کم از کم مڈل ہو

☆ علاقے کے امیر یا خطیب کی تصدیق اور بستر ہمراہ ہو

سفید ٹوپی، دو عدد تصاویر اور والد کے شناختی کارڈ کی کاپی ساتھ ہو ☆ ہاسٹل، میس اور علاج معالجہ کی فری سہولیات ہیں ☆ مقررہ تاریخ، شرائط اور داخلے کے لئے اطلاع کیے بغیر

❁❁❁❁ تشریف نہ لائیں ❁❁❁❁

جامعہ البانیہ مسجد سلام اہلحدیث متصل

نزد گرین ہل فیکٹری شتاب گڑھا

فتح گڑھ ایجنسی سیالکوٹ

0321-7145727

0304-1517504

0300-7903923

AL-Kareem Printers 052-4567224 / 0333-8602486

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور 13 جمادی الثانی 1436ھ 3 تا 9 اپریل 2015ء 25

جناب سینیٹر پروفیسر

علامہ حافظ ساجد میر صاحب

کو مسلسل چوتھی بار سینیٹر منتخب ہونے پر

اور اُنکی جماعتی قیادت پہلے کی طرح اب بھی مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں

مبارک باد

پیش کرتے ہیں

منجانب:

قاری محمد ایوب بسمل رجالوی

خطیب و مہتمم

جامع مسجد عثمان زینبیہ اہلحدیث

اور رُفقا

قاری احمد نواز ساجد | مولانا عبدالعلیم قاسم | قاری عبدالغفور حقانی

قاری محمد رفیق رحمانی | قاری تفور خاں | حافظ عبدالباسط حسن ایوب

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ہری پور

عظیم الشان اہلحدیث کانفرنس

بمقام مین بازار ہری پور

4 اپریل 2015 ہفتہ بعد نماز عشاء

ان شاء اللہ

20 ویں سالانہ

مہمان خصوصی

قائد الاسلام حافظ ساجد محمود صاحب

مہمان خصوصی

حافظ عبدالکریم صاحب

شیخ الحدیث مولانا فضل الرحمن صاحب ہزاروی

مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام کاہری پور

ترجمان مسلک اہلحدیث علامہ سیف اللہ خالد صاحب

خطیب و مبلغ ملتانی

مفتی دارالافتاء دارالحدیث رشید یمان علامہ عبدالرشید حجازی صاحب

خطیب جامع مسجد فیصل آباد

زیر صدارت

شیخ الحدیث مجاہد اسلام مولانا فضل الرحمن مدنی صاحب

مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام ایبٹ آباد

مناظر اسلام سابق امیر سپاہ صحابہ محبوب عوام سید بطین شاہ نقوی صاحب

مولانا سرگودھا

ناظم کانفرنس محترم جناب حاجی عبدالصبور صاحب اعوان

حافظ عبدالمجید صاحب

محترم قاری محمد صدیق صاحب

محترم محمد نذیر صاحب

مہمان خصوصی محترم جناب ذاکر الرحمن صاحب صدر اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

شہباز خطابت مجاہد اسلام مولانا نعیم الرحمن صاحب اشرفی خوشابی

بانی و سرپرست اعلیٰ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

محترم جناب غلام مصطفیٰ صاحب اپوھان

مہتمم جناب مولانا حافظ ابراہیم خلیل صاحب ناظم تبلیغ

الداعی الی الخیر

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث یوتھ فورس ہری پور

سعد آرٹ کمالی گرافکس 0300 6434393

اذا ذکر الصالحون فعلیک بالجعفری

خطبہ جمعہ المبارک

10

طلبہ المنتظر

حافظ

مدظلہ العالی

مدظلہ العالی

فضیلۃ الشیخ

سید محمد مصطفیٰ جعفر

امیر مرکزیہ تحصیل نوشہرہ وکاں

جعفر بلوچستانی

خواتین کے لیے علیحدہ باپردہ انتظام ہوگا

صاحبزادہ شاہ عبداللہ یاسر

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

سعد آرٹ 0300 6434393

حافظ مولانا سید عبدالستار جعفر جامعہ فاطمۃ الزہرا السلفیہ للبنات تلے عالی 0300-9648694

زیر صدارت

بیاد

غلام نبی کھوکھر — حاجی محمد یحییٰ کھوکھر — حافظ عبدالرؤف سندھو — عبدالغفار قمر — عبدالرحمن اخلیل — محمد اجمل شاکر

خطبہ جمعۃ المبارک

3 اپریل 2015 کا

بمقام

جامع مسجد محمدی اہلحدیث

مین بازار اڈا لوہیانوالہ گوجرانوالہ

زیر اہتمام

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث

امیر محترم حافظ محمد شریف حفظہ اللہ

آئیے اور ایمان بڑھائیے

وکیل صحابہ رضی اللہ عنہم، محبوب عوام

واہلبیت رضی اللہ عنہم

حضرت مولانا قاری فرید احمد صاحب

آف جوہر آباد

ارشاد فرمائیں گے

خواتین کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

12:30 خطبہ شروع ہوگا

الداعی الی الخیر

قاری ساجد نذیر

ناظم نشر و اشاعت حلقہ ہذا

مدرس مسجد ھذا

0304-8626771

0310-4103002 0300-6449117

انتظامیہ مرکزی جامع مسجد محمدی اہلحدیث

مین بازار اڈا لوہیانوالہ گوجرانوالہ

زیر نگرانی
جناب محترم حافظ محمد یونس آزاد صاحب حفظہ اللہ

ابوہریرہ ٹرسٹ کے تمام منصوبہ جات کی تکمیل کے موقع پر

10 اپریل 2015 کا

جمعۃ المبارک

خطبہ جمعۃ المبارک

ان شاء اللہ

افتتاحی

مرکز ابوہریرہ اہلحدیث بلال کالونی دارفوعہ والہ لاہور

قائد اہلحدیث کا استقبال

11:30 بجے ہوگا

جناب محترم

ایم این اے

شیخ التفسیر

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

حافظ صاحب ثناء اللہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

چیئرمین سٹیڈنگ کمیٹی مذہبی امور پاکستان

ممبران ابوہریرہ ٹرسٹ لاہور پاکستان

0300 4880673

0300-9354791 4110657

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

ہم

جناب محترم
مفتی محمد اسلم خان صاحب
0334-6291568

کو امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

اور

جناب محترم
محمد اسلم چیمہ صاحب
0300-6561523

کو ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

منتخب کرنے پر اور ان کی قیادت پر بھرپور اعتماد کرنے پر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام اراکین و ممبران شوریٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

منجانب :

حافظ **عبدالرزاق** سلفی
ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل پیر محل
0346-7298908

منجانب :

قاری **عبدالرشید عابد** صاحب
ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
0301-7284790